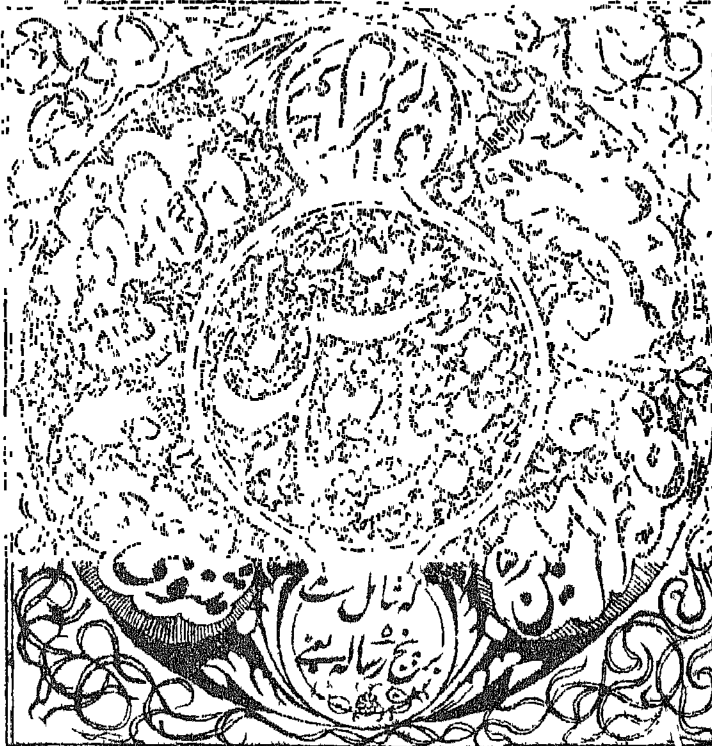
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم



باہتمام تمام راجی رحمت ربہ ابو الحسنات قطب الدین احمد باہ ستمبر ۱۸۸۹ء بار اول



دیباچهٔ مثنوی صبح تجلی از نتائج افکار طبع همایون منشی محمد اکرام الله صاحب
المعروف به منشی الکاکوروی متخلص به افسو

... شب ... تحریر کن صبح بیانم را	بپر جبریل گردان خامهٔ عنبر فشانم را
ندانم مهر صبح کیست شام افروز بیتابی	که جای ذره در پرواز دارد استخوانم را
خمار نشئهٔ او انتظار ساقی کوثر	چه می پرسی شراب ساغر پیمانم را
مکانم نقش پای ساکنان لامکان باشد	توان دریافتن از بی نشان نام و نشانم را
کلام من بفهم هر کس و ناکس نمی آید	زبان از غیب می باشد دهان بی زبانم را
براق فکر برق آهنگ آهنگی دگر دارد	به سینه تا درین میدان که میگیرد عنانم را
اگر افسانهٔ رنگین من چشم جهان بندد	خیال سحر ساحر باد افسون بیانم را

تجلی صبح سخن ابر پیشانی مه طلعتی خداوندیست که عابد شب زنده دار راه سینه افروز داغ نیاز او ست

و زاهد خشک مزاج آفتاب سوخته گرمی سوز و گداز او

ای در دل هر ذره از مهر تو تاثیری	هر سو ستانیده‌ای تو در صومعه هر پیری
ظاهر شده بر عاشق در گرد سر کویت	هر ذره خاکی را غایت اکسیری

اما بعد چون از نو دیر سرمایه‌ای از بهر پاشی کشیدن شیخ زمیاره اجازه خود سوی معنا [illegible] دیگر آنچه بیان آید [illegible]

دیدند - و تجلی صبح افقای خامه معنی گستری بر رخ کشیدن ملولف بیت که صبح و شام او وقف عبادت - و دلش گنجینه نور ارادت

آنچه بایست که خامه او شاخ نخل طور سینا ست - و نامه او ایمان جلاء چی بوجی - گردش گلکش اگر دوافی جهان

صریر کلکش صدای مناجاتیان - قنادیل حرم دوا اگر حروف نگینش - محراب کعبه ابیات لوالیش - زیر و زبر

مژگان حور جنان - نقاطش دانه تسبیح فرشتگان - بیاض بین السطورش تجلی کده طور - سواد الفاظش سویدای

دیده حور - صفای صفحه بی رویش یوسف صرف قرطاس آب تابش - سوزن عیسی رشته مریم - تا شیرازه بند کتاب شریعت

هنگام تحریر اگر غبار را بلبے اهل خاک است - لباس و دم دیده اولی الابصار - جامه قلم پاک او کرد کلکش ساخته جوهر نقطه

قطرانش اچو سطر معنی طیار - دو اتش اخضر چشمه حیوان بهار - شنیدنش آینه صفای دیده اهل ... یقین

مطبوع صوفیان صاف اعتقاد - پوشش قلمدانش غلاف کعبه غلاف بنیاد - تعالی الله کلام کلک او طور سخن

افروخته روشنی فکر او ست - و دلهای خسته آتش نگارش گلزار ابراهیم از فیض فکر او - گنج گنجکاو گلستان

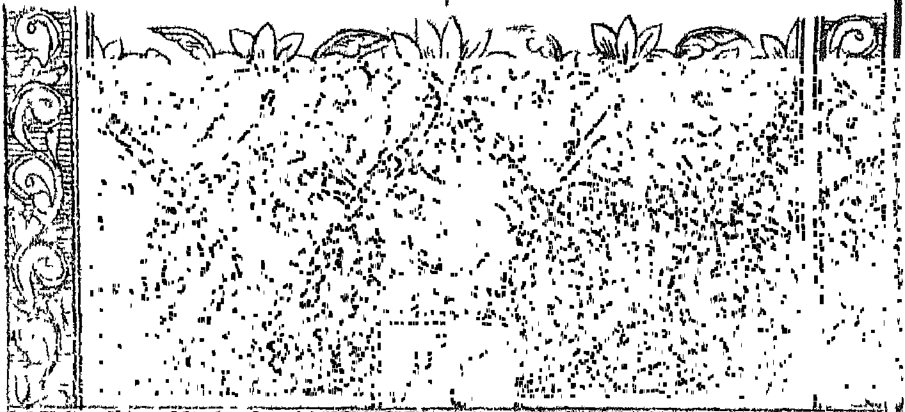
تصنیفاتش دید - بسیاهی بخشد او سرمه بینی کشید - بیچینه که جهان بستان تالیفاتش خیال بید - از گلهای

عنایتش جمعیت وحدت بشنید الهی چه بلبلان گلشن سخن را نسیم جنبش کلکش شکوفه‌ها در شگفتن - و لاله‌زاران

ایمان [illegible] آب و آتش داغ خط حسن سنبل سطورش تا دل اهل پیوسته - و شوخ چشمی نرگس

الفاظش چشم سرمه آلود کاران کتب معانی باد - و قلمیش اگر صفحه راموز [illegible] خوانان چمن سخن

شاخ آشیانه زمزمه سنجان این گلشن گرد آباد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت احمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سنہ ۱۲۸۹ ہجری

بیضاوی صبح کا بیاں ہے — تفسیر کتاب آسماں ہے

ہے خاتمۂ شب دل افروز — دیباچۂ نگار نسخۂ روز

آثار سحر ہوئے نمایاں — سیپارہ لیے ہوئے ہے دوراں

واللیل کو ختم کر چکا ہے — آمادۂ دور والضحیٰ ہے

عنوان فلک ہے ذرۂ منشور — لوح زریں سورۂ نور

اطراف بیاض مطلع صاف — والفجر کے حاشیے پہ کشّاف

معمورۂ دہر تا بیاباں — ہمطالع کشور بدخشاں

ہر دشت ہے مثل دشت ایمن — ہر کوہ برنگ طور روشن

عالم میں ہے آفتاب تاثیر — آب حلب و ہوائے کشمیر

گردون کے خلاف مین ہین نہان
ست وہ شریف مہر تابان

آنکھین نظارے کی طلبگار
نظارے کا بخت خفتہ بیدار

منظور ہے حسن کا تماشا
ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

ہے مشرق سے غرب تک پریشان
نور عینین پیر کنعان

وہ سورۂ یوسف تجلی
پڑھتے ہیں ستارۂ غریبی

پستی کا دماغ آسمان تک
اوج افلاک تک مسخر

وہ سبح اسم الاعلی کی تفسیر
ہے کشف اللیلہ کی تعبیر

مضمون طلوع صبح صادق
مشہور ہے والطارق

موقوف حدیث شب کی تصحیح
رکھ دیجئے طاق پر مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہے
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے
مریخ کی سمت مشتری ہے

روپوش ہیں برج چرخ اخضر
ظلمات کا سیاہ ہے کے ابتر

اہل مہ کہکشان سے ہے مغرور
پروانہ نویس شمع کا نور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ
نظم پروین کا قافیہ تنگ

ہے فکر سپہر رات بھر کی
کیا بات ہے طلوع سحر کی

ہر مطلع صبح صادق استاد
از دیدہ نوشتہ صاد بر صاد

ہے وقت اخیر شب خلاصا
الواح زبرجدی فلک کا

ہنگام سپیدۂ سحر گاہ | ساعات مین روز و شب کے واللہ
اک مخبر صادق البیان ہے | پیغمبر آخر الزمان ہے
کیفیت وحی مین ہے بلبل | ہے وقت نزول مصحف گل
سبزہ ہے کنار آب جو پر | یا خضر ہے مستعد وضو پر
نوبت ہے صدائے قمریان کی | تیاری ہے باغ مین اذان کی
محو تکبیر فاختہ ہے | قد قامت سرو دلربا ہے
اک شاخ رکوع مین رکی ہے | اور دوسری سجدے مین جھکی ہے
سوسن کی زبان پر مناجات | جاری لب جو سے التحیات
تسبیح شگوفہ یا مصوّ | تحمیدۂ تاک رب اغفر
پھیلی ہوئی بوئے گل چمن مین | اور صلّ علیٰ کا غل چمن مین
غنچے مین ہے خامشی کا عالم | یا صوم سکوت مین ہے مریم
کیاری ہے اک اعتکاف مین ہے | اور آب روان طواف مین ہے
پابند زکوٰۃ نامیہ ہے | کانٹا زر گل کو تولتا ہے
لایا یہ حجابِ صبا رنگ | نافرمان ہو رہا ہے چور رنگ
سالک ہے چمن مین نہر موزون | مجذوب ہے شاخ بید مجنون
ہر صوفیِ صاف دل صنوبر | تحریکِ نسیم حالت آور
ہر تخم بہ خلوت آرمیدہ | ہر ایک ثمر خدا رسیدہ

ابدال میں برگ و نخل اوتاد | ہے نعم العبد سرو آزاد

خدمت میں بہار کی صبا ہے | سبزہ سنبل کا بال کا ہے

سجادہ بدوش لالہ یکسو | یک سو شب زندہ دار شبو

ہے استغراق نیلوفر کو | پاس انفاس ہے سحر کو

سیفی جو زبان خار پر ہے | نرگس کی نگاہ میں اثر ہے

وحدت ہے چمن میں مغز تا پوست | صادق ہے بہار پر ہمہ اوست

غنچہ نہ رہا تو گل ہوا ہے | واصل ہے جیسے یہاں فنا ہے

کہتا ہے اشارتاً لجالو | مُوتُوا مِن قَبلِ اَن تَمُوتُوا

خرقہ ہے نصیب یاسمن کو | عمامہ ملا ہے نازون کو

پیرایۂ نور میں سمن ہے | سلطانِ مشائخ چمن ہے

عطار شمیم گلستان کی | ہم مرتبہ فرید بوٹی

پھولوں میں ہے یوں گلاب خوش آب | جیسے قطبوں میں قطبِ اقطاب

کیوڑا گلزار پر فضا میں | غوث الثقلین اولیا میں

ہر شمع خموش فکر میں ہے | ہر طائرِ شوخ ذکر میں ہے

شورش میں قلندرانہ قمری | اور چشتی سبز پوش طوطی

ہے خواجۂ نقشبند سجادہ | طاوس خلیفہ [illegible]

ہر کبک دری خلیفۂ آزر | [illegible]

اعجاز نسیم صبح دم ہے
عالم میں وہی ہوا سی چلتی
تنزیہ سے مست نغمہ ہو
باشان و شکوہ جلوہ فرما
سامان ظہور کی ہو تمہید
فیض روح القدس عیاں ہو
آئینہ ہو چار سوئے عالم
ہر قطرہ ہو جوش بحر در بر
و بستان ہو آج رنگ و بو کی
لو ہنسے حباب کو عطا کی
فرمان بقا کے مستند ہوں
کثرت وحدت میں ہو کے فانی
عنوان حدوث کا قدم ہو
سے اپنی تازہ روپ دکھلائے
اسرافیل اپنی صور لائیں
عزرائیل اب کریں نہ ایذا
اللہ اللہ کیا سماں ہے

انفاس مسیح کی قسم ہے
جو صبح الست کو چلی تھی
ہنگامۂ لا الٰہ ہے سرسو
شاہنشہ تخت گاہ الا
قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکید
افشائے رموز کن فکاں ہو
لبریز تجلیات پیہم
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
مصداق ہو جل شانہ کی
آب حیواں کی سیر بحری
احکام فنا کے مسترد ہوں
حاصل کرے عمر جاودانی
امکان پہ وجوب کا کرم ہو
ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے
پھر رنگ رمیدہ کو جا آئیں
ناکارہ کے رہیں عدم کا
ہر شے کو حیات جاوداں ہو

سرسبز ہی ہر باغ مین جنان کی
آمد ہے بہار بے خزان کی

لوح و قلم ادیب تقدیر
محو خط نسخ عالم پیر

ایام کا بخت پھر جوان ہے
پھر عہد شباب آسمان ہے

ہستی و عدم مین ایک کو ہے
لاشے کے بھی لب پہ آج نے ہے

کیفیت خرمی سے سرشار
رنگین طبعان محفل نور

رضوان نے کہین سبیل رکھی
ہر کوزے مین سلسبیل رکھی

تیار کیے بحکم باری
میکائیل اک طرف نہاری

آئی لیے ساغر و صراحی
کوثر سے بھری ہوئی صبوحی

گلدستے بہشت نے بنائے
جبرئیل درود پڑھتے آئے

بیٹھے ہوئے ہین خوشی سے پھولے
غلمان لیے ہار غور گجرے

خاکا ہے زمین ہین آسمان کا
نقشا ہے مکان مین لامکان کا

گویا اوتر آئی ہے زمین پر
مینا بازار چرخ اخضر

نازل ہوئے عرش سے فرشتے
سب حی علی الفلاح کہتے

حاضر ہوئی روح پاک آدم
دوران نے کہا کہ خیر مقدم

ہم رنگ ارم زمانہ بشگفت
طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت

انوار ہین نوح کے نمایان
یا ابر کرم کا جوش طوفان

رحمت کے لباس مین چھپ رہے
شیث و ادریس و خضر و الیاس

خاتم پہ لکھے تھے سلیمانؑ — نقش تسخیر جن و انسان

بسم اللہ صاد صبر ایوبؑ — الحمد کتاب شکر یعقوبؑ

یوسف مع عزت و مناصب — یونسؑ مع ماہی و مراتب

داؤد لیے زبور پہونچے — موسیٰؑ مع شمع طور پہونچے

کعبے مین خلیل کا ہے جلوہ — جھٹ کرنے لگے خدا کا سجدہ

اسحٰقؑ مع ذبیح آئے — لقمانؑ مع مسیح آئے

تھے حسن فروش و جلوہ مشتاق — ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق

انواع محاسن و کمالات — اقسام صفات و عمدہ حالات

جو کچھ ابتک ہوا ازل سے — ہونے والا ہے جو کچھ آگے

ہر نکتۂ جان فلک ناسوت — راز ملکوت و سر لاہوت

توحید کی شان راست بازی — تجرید کی وضع بے نیازی

استغنا ہم رکاب تسلیم — اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم

دانش دانا سے سر مکنون — سرمایۂ نازش فلاطون

وہ نظم فصیح جسکا سحبان — طفل ناخواندہ دبستان

وہ دولت و جاہ روز افزون — جسکے بندون مین تھا فریدون

حاتم کا وصف جود کامل — عدل نوشیروان عادل

حکمت مفتاح قفل مقصود — عالم آئینۂ وجود معبود

ہر گوہر قلزم ولایت — ہر نیّر مطلع ہدایت

صدیقؓ کا صدق و استواری — عثمانؓ کا علم و بردباری

آوازہ عمرؓ کی صاحبی کا — اور دبدبہ مرتضی علیؓ کا

ریحان بہشت روح پرور — خُلق حسنؓ شگفتہ منظر

رنگینی لالہ زار ایمان — جانبازی سیّد شہیدانؓ

آثار مجاہدین ابرار — انوار مہاجرین و انصار

مقبولی بایزید و ادہم — محبوبی خاص غوث اعظمؒ

عرفان ابو سعید و کرخی — روشندلی جنید و شبلی

گستاخی عاشقان مغرور — رسوائی دار و گیر منصور

عشق آفت عاشقان جانباز — حسن آئینۂ تجلی ناز

مجنون و ہجوم حسرت دل — لیلی مع ساربان و محمل

القصہ یہ دیکھ کر تماشا — حیرت ہوئی اسکے جلوہ فرما

کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان — کھلتا نہیں کچھ یہ سرّ پنہان

خورشید فلک کے سائبان مین — یوسفؑ ہے غبار کاروان مین

خلوتگہ حسن ہے زنانہ — اور جلوہ صبح شاہانہ

ڈوبے ہوئے رنگ پیرہن کے — نکھرے ہوئے روپ تن بدن کے

خورشید ظہور کا شرف ہو — معراج نظر کو ہر طرف ہو

مظہر کا خطاب میرزا ہے — منظر کا لقب ابوالعلا ہے

شبنم کو دم فلک تابی — مٹی مین کمال بوترابی

ہر قطرے مین آب و تاب گوہر — ہر موج شعاع مہر انور

آفاق مین ہے تجلّی نور — یا شان نزول جلوۂ طور

کرتا ہے فلک سجود پیہم — مائل بزمین ہے عرش اعظم

اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی — سب کھلگئی لامکان کی قلعی

مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار — آتشکدے گل ہوے ہین جو یکبار

پانی طوبے کی جڑ مین پہنچا — جو خشک ہوا ہے بحر ساوا

ہر خاک کی طبع مین روانی — جو دشت سماوہ مین ہے پانی

چلتے ہین یہ کس ہوا کے جھونکے — ہوش اوڑتے ہین مجسّے کاہنون کے

باندھا وہ قضا نے منع کا لام — ابلیس کی فوج مین ہے کہرام

ہے مہر سکوت بر دہان ہر — بتخانون مین شور الامان ہر

کسکی شوکت کا زلزلہ ہے — قصر کسری جو ہل رہا ہے

ہے کسکو خطاب ایزد پاک — لَولاکَ لَمَا خَلَقتُ الاَفلاک

کم نور وجود مین عدم ہے — آغوش حدوث مین قدم ہے

ہے فرش پہ عرش کی تجلی — کہتی ہوئی لا الہ غیری

ہے قبلہ ہر ایک سمت پرنور
ہر بیت ہے مثل بیت معمور

ہر نقص کمال کا سزاوار
ہر جزو مین عقل کل کے آثار

کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے
ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
سورج مکھی آفتاب انور

اورنگ نشین باغ ہے گل
اور ہفت ہزاریون مین بلبل

ذی حکم خزانہ اشرفی ہے
صد برگ کا اسم پانصدی ہے

عباسی کو دعوی فتوت
داودی کو شبہہ نبوت

ہر دانہ ہے عابد سحر خیز
ہر ذرۂ خاک شمس تبریز

القاب نسیم دامن دشت
مخدوم جہانیان جہان گشت

خالق کا کرم ہے فیض گستر
بخشش کا صلائے عام گھر گھر

روئے حسنات سوئے ابرار
چشم رحمت سوئے گنہگار

ہے فکر مین عابدون کی طاعت
محسن کی تلاش مین شفاعت

جیسی اس دن سحر ہوئی ہے
ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہے

این نسخہ چہ انتخاب دارد
این صبح چہ آفتاب دارد

ناگاہ بجلوۂ عبارت
پیدا ہوئی غیب سے بشارت

یہ صبح سعادت جہان ہے
نوروز بہار جاودان ہے

مفتاح خزینہ ہائے اسرار
مصباح تجلیات انوار

هو بدر کمال اوج تشبیہ
لبریز جمال مہر تنزیہ

نازل ہے زمین پہ کبریائی
بندے کو لباس مین خدائی

اسوقت دیار مین عرب کے
مطلع سے تجلیات رب کے

برج شرف قریشیان مین
اور ہاشمیون کے خاندان مین

کعبے کی زمین ناموری سے
اور عبدالمطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
بے پردہ و بے نقاب چمکا

پیدا ہوے سرور دو عالم
پیدا ہوے فخر نوح و آدمؑ

محبوب خدا نبی مرسل
صبح دو مین روز اول

شاہنشہ انبیا محمد ﷺ
تاج سر اصفیا محمد ﷺ

پیدا ہوے حضرت پیمبر
صبح قدرت کے سعد اکبر

واللیل اشارتے ز مویش
والشمس عبارتے ز رویش

خورشید سپہر دین محمد ﷺ
نور عین الیقین محمد ﷺ

پیدا ہوے قبلۂ طریقت
پیدا ہوے کعبۂ حقیقت

مقصود ازل اجل و اعلیٰ
منظور حضور حق تعالیٰ

سلطان فلک حشم محمد ﷺ

مہر عرب و عجم محمدؐ

پیدا ہوئے بادشاہ و سجادہ	آرائش تخت لی مع اللہ
عین عرفان و مردم عین	ابروئے جبین قاب قوسین

جان و دل مرسلین محمدؐ
روح روح الامین محمدؐ

پیدا ہوئے خاتم النبیینؐ	مہر فرمان عز و تمکین
باسم احمد بلا اسم	شایستۂ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینۂ اصطفا محمدؐ
آئینۂ حق نما محمدؐ

محو رضوان حق روانش	آل و اصحاب و پیروانش
کیفیت وجد میں ہے اب ذوق	کہتا ہے خطیب خامۂ شوق

ہے ذکر ولادت پیمبرؐ
اَعلیٰ اَوْلیٰ اَہَمّ وَ اَکْبَر

قطعات تاریخی

قطعہ تاریخ اختتام طبع مولوی محمد احسن احسن اللہ الیہ الصمد و
لکھیم پور ضلع کھیری برادر خرد مصنف

از معجزات نظم کسانیکہ منکر اند	احسن کلام حضرت محسن بدیدہ اند
صد بار خواندہ اند بہ ہزار آفرین [illegible]	

روزیکه آب و رنگ سخن آفریده اند
الشفته که سدره نشینان اوج فکر
آنانکه صاف و درد مضامین چشیده اند
جوشش بهار حسن معانیست در نظر
در راه شوق آمد مضمون دیده اند
از هوش طالبان بهار آشنا نیند

استاد و هم برادر و هم قبلهٔ من است
بر شاخ رفعتش ثمر نارسیده اند
صبحے شد آشکار که رنگین طبیعتان
بیتاب اضطراب دل آرمیده اند
زآب صفاے بندش و ترکیب دلکشا
دیوانگان صبح گریبان دریده اند

دربارگاه فکرتش برگزیده اند
این نسخه را بدیدهٔ انصاف بنگرند
از باده های وحدت صهبا چشیده اند
از خویش رفتگان بهار گل سخن
بر صفحهٔ نگاه خود آئینه چیده اند
تاریخ سال او به لسان سروش غیب

صبح بهار آمد مضمون شنیده اند
۱۲۹۴ھ

قطعهٔ تاریخ از نتائج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب رئیس قصبه کرہل ضلع مینپوری نائب انسپکٹر مدارس ضلع مذکور

این مثنوی لطیف و رنگین | بنوشت چو محسن سخندان
در وصف بهار آفرینش | در نعت رسول پاک یزدان
دی شب نقی از براے تاریخ | بودم سر فکر در گریبان
ناگاه بگفت هاتف غیب | گو کهنه نمود نظم حسان
۱۲۹۴

قطعهٔ تاریخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس منصرم مطبع مفید عام آگرہ

مثنوی حضرت محسن نے لکھی | حال پیدائش سرور یہ ہے
شب مہ صبح تجلی ہے یہی | مہر تابان مہ انور یہ ہے
چشم انصاف سے دیکھا جو اسے | خوب تصنیف سخنور یہ ہے
قابل صیقل عقل ہو ہر بیت | نظم حسان سے بہتر یہ ہے
فرد معنی ہیں پرو کے اسمیں | لڑی موتی کی سراسر یہ ہے
چشمۂ فیض یہ ساری ہے کتاب | کہیں زمزم کہیں کوثر یہ ہے

ہوئی نجات اس سے گنہگاروں کی	مدحتِ شافعِ محشر یہ ہے	مختصر گو ہے یہ ظاہر میں پڑھے
کیجیے غور تو وہ تقریب ہے	مصرعِ صبحِ تجلی کو ذرا	دیکھ کیا نسخۂ اطہر یہ ہے

کیوں نہ ہاتف کہے اسکی تاریخ	ذکر میلاد پیمبر یہ ہے ۱۲۸۹ھ

تمت

تقریظ مثنوی صبح تجلی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی

مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

منشی صحیفہ کائنات کے لیے اگر شعاع مہر قلم بنکر سواد شب سے نقوش حمد و ثنا لکھے تو بھی ایک نقطہ و فر ستایش سے ادا نہو سکے تجلی صبح اوسکی بیاض قدرت کا ایک سادہ ورق ہے۔ اور نظم عقد پروین اوسکی کتاب آفرینش سے ہملوگون کے لیے پہلا سبق۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ اور نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاض گردن پرنور سے صبح تجلی نے رنگ ظہور پایا۔ اور نثر بنات النعش نے چار عنصر سے بڑھکر مرتبہ پایا ہے لکھنا امکان بشر نہیں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ ۔ اوسکی مدح مین آیا ہے اور إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۔ حق تعالے نے فرمایا ہے

امابعد صوفی گمنام مہتمم مطبع مفید عام ارباب فضل و کمال کی خدمت مین

عرض کرتا ہے کہ یہ مثنوی صبح تجلی جسکا ہر ایک شعر شعری سے زیادہ منور
اور ہر ایک سطر سطر کہکشان سے بڑھکر ہے نقطے اگر ثوابت و سیارہ ہین
تو جلد اوراق ماہ پارہ و سواد خط سے اگر شام عشرت نمودار ہے تو مضامین روشن
سے صبح تجلی آشکار تصنیف شاعر خوش قلم منشی عطارد رقم مہر سپہر
سخنوری ماہ فلک نکتہ پروری گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت جناب
مولانا مولوی محمد محسن صاحب محسن تخلص کاکوروی وکیل عدالت
دیوانی مینپوری مدظلہ العالی سے ایسی عمدہ طبع ہوکر مطبوع خلائق ہوئی
ہے کہ اس صبح تجلی کی قبولیت اظہر من الشمس و ابیض من الامس ہے
گردش دو شمس و قمر جبتک صبح کو تجلی سے ہم آغوش اور شام سحر کو
کاشانات مین ہمدوش رکھے اس مثنوی کا ہر ایک ورق ورق آفتاب
کی طرح پرنور ہے اور شہاب ثاقب کیصورت چشم حساد سے مستور آمین ثم آمین

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد
توقیع قبول روزیش باد

بتاریخ بست و سوم جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مطابق ۲۰ ـ اگست سنہ ۱۸۹۵ع

پیرایۂ اختتام در بر کشید

خاتمہ مثنوی صبح تجلی تراوید از قلم معجز رقم مصنف

محمد اکرام اللہ صاحب افسون مصنف دیباچہ مثنوی ہذا

لمولفہ

گر فروزد نور من شمع شب دیجور من | منت عیسیٰ کشد موسیٰ بپائے طور من
رب ارنی از کجا و لن ترانی از کجا | میدمد صبح تجلی از دل پرنور من

بنام ایزد این چہ ہمایون مجموعہ ایست عرفان نماے صد شبلی و جنید را بوجد و حالت آورے یا گلدستۂ معانی ست معرفت خیز ہزار بلبل شیراز را بجوش اندر آرے نے نے عنبرین طبلۂ عطار معنویست وحدت بوئے مولانائے روم و شیخ فرید ہمہ را از خویش برے بل شمس تبریز را پیراہن پوست از تن بدر کشے - از ملفوظات محی الدین سخن خداوند معانی رایگانہ و غشور - مولوی محمد محسن کہ منصور گوشش را ہر دم نالۂ انا الحق بر زبان ست پنبہ ہا و منی از گوش خودنمایان فرود آرند البتہ کہ رضوان را فکر تار طرۂ حور در دل و سوزن مژۂ غلمان در دست و مشتری را سودائے خریداری شکنجہ جوزا از چیست مگر دربند شیرازہ بندی ہمان ست اجزائے حواس خویش را از ہم ریزہ غافل ازینکہ و بہر قدرت نقش این ستودہ کار بنام دگر بستہ ست کہ عرش آشیانست والا پایگاہ - دارا و سکندر دربان کیوان خوابگاہ خداوند کار من اگر

این نو آئین دُر دُرِّ سخنست از طبع لطیفہ گر من بود این لطیفہ گر و بیان باد
١٢٩١

تمام شد



[illegible]

دریا سے رواں ہے دُرِ نظم آج
یہ بحرِ خفیف بحرِ مواج

جاتا ہے کلیم آسمان تک
معراجِ سخن ہے لامکاں تک

خلوت گہِ دل ارم سرشتہ
پرواز طبیعت اک فرشتہ

ہر گوہرِ قلزمِ تکلم
سیارۂ آسمانِ ہفتم

ہر حرف سفینہ بانِ سوسن
گنجینۂ رازِ ہشت گلشن

ہر لمعۂ فکرِ طبع والا
شمعِ سرِ طاقِ عرشِ اعلیٰ

ہر گل میں ہے رنگ گلستاں کا
ہر قطرے میں موج زن ہے دریا

ہر لفظ عروسِ پردہ گوش
[illegible]

مضمون نے روپ کی دلہن ہو
اک سادگی لاکھ بانکپن ہے

خطرہ نہیں سحر مین سخن کے
کھٹکا نہیں قفل مین دہن کے

بندش کی ادا ہو دستہ گل
طرز نمکین ہے شور بلبل

نیرنگ دماغ رنگ تقریر
بیداری قلب خواب تحریر

تحریر کے وضع مین تامل
تقریر کے دور مین تسلسل

مضمون کو ازدیاد کا شوق
مصرع کو ہو مستزاد کا شوق

منظور ادائے خوش بیانی
تشریح کتاب آسمانی

سرسبزی طبع نکتہ پرور
کشاف رموز خلد و کوثر

کاغذ مین سطور کا تسلسل
ہر کھیت مین چاندنی کے سنبل

شب پر قلم کی شان اعلی
جنگل مین براق کے غزالا

تحریک انامل سخنگو
جبریل امین کا زور بازو

اندر نعت طبع مین چہ پرسی
ہر حرف کی عرش پر ہو کرسی

اک رات کی روشنی ہو دلمین
چھٹکی ہوئی چاندنی ہو دلمین

شب کیا کہ جہان کا بخت فیروز
عالم کا خلاصہ شب و روز

ایام کے گیسوئے مسلسل
آنکھو نہین نہ آسمان کے کاجل

ساعت ہو کمال بدر شب کی
شب ہو شرف مہ عرب کی

اندھیارے کے دیکھ لین اوجالے
آئین سر طور جانے والے

[illegible]

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے | داخل ہوئی کعبے مین وضو سے
اوڑھے ہوئے لیلی گل اندام | شبنم کی ردا بقصد احرام
گویا کہ نہا کے آئی ہے فی الحال | جھک جھک کے نچوڑتی ہوئی بال
کیا سعی صفا سے رنگ فق ہے | سر سے پا تک عرق عرق ہے
نامحرمون سے چھپائے چہرا | پروین کو بنائے منھ کا سہرا
آنچل کھلتا ہوا نہ جانا | انداز خرام صوفیانا
سناٹے کا دم انیس و ہمدم | انفاس ہوا رفیق و محرم
خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے | لپٹے ہوئے بالون مین دلہن کے
یا تازہ بسی ہوئی ختن کی | کلیان یوسف کے پیرہن کی
ناخن کی جگہ ہلال کی مَد | دفتر سے طلوع کے مدارو
گرتے ہوئے ٹوٹ کر ستارے | ہین رمی جمار کے اشارے
قربان رہ ضرورت پڑی ہی | ثور و حمل و سپید تا جدی
قطبین کے سایۂ ضیا مین | مشغول دوگانے کے ادا مین
خلوت کے بجائے انجمن کو | پردے مین چھپائے دامن کو
صورت مین غلام محترم کے | در پردہ طواف مین حرم کے

تیار کیے کسی نے ادا کو مضمون | دشتِ عرفات شکلِ مجنون

چشمِ [illegible] سودا | آئینے [illegible] تماشا

سکتے میں کیا یہ شکل کھلا ہے | اس بات کا رنگ رہ پہ گیا ہے

آنکھوں میں ہوا سمٹ کے گیا | بیدار دلوں کا کیا سویرا

میدانِ نظر میں خلوت آباد | کس چشمِ سیاہ کا ہے پردا

دامانِ نگاہ بن کے پھیلی | کس دیدۂ منتظر کی پتلی

گل دار ہوئے ہیں سبز فانوس | پنجرے میں ہیں طوطیوں کے طاؤس

واللیل کی زینتِ حواشی | تفسیر کہکشان کی

انجم کا یہ آسمان میں نقشہ | سوسن کی زمین میں بنفشہ

جگنوں کا ہوا میں یہ شرارا | ظلمت کا چمک رہا ہے تارا

تاریکی میں نور یا الٰہی | آنکھوں میں سما گئی سیاہی

ہر شے میں ہے وضعِ خوش ادائی | ہر رنگ میں شانِ دلربائی

ہر باغ نثارِ روئے مشکبو | ہر دشت شکارِ چشمِ آہو

ظلمت میں ہے نور کی تجلی | بکھری ہوئی طور کی ہر چوٹی

ہر ذرے سے ظہورِ نورِ مطلق | ہر دار میں شورشِ انا الحق

ہر قطرہ وضو کی فکر میں گم | ہر ذرہ کیے ہوئے تیمم

ہر سرو کو بندگی پہ ہے میل | ہر اک کی لو ہے قائم اللیل

ہر بزم طرب مین اتقیا جمع — قعدے مین لگن قیام مین شمع

کہتا ہے جھکا ہوا اندھیرا — ہو جاے قبول سجدہ میرا

سجادۂ چرخ نیلگون پر — تسبیح ہزار دانہ اختر

تاریکی ہے یان سے منزلون پر — پیدا ہے سواد کشور نور

ابر رحمت گھرے ہوے ہین — کچھ رات کے دن گھٹے ہوے ہین

نفرت ہے ستم کو آسمان سے — ہے تیر کھچا ہوا کمان سے

چلّے مین ہے پیر قوس روپوش — عقرب کے ہے نیش مین بھرا نوش

گردون کو اسد کیے ہوے زیر — چھوٹا ہوا نیل گاو پر شیر

رفعت کا ہوا ہے سکۂ جاری — میزان کے ہین دونون پلّے بھاری

نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا — ہو زیب کمر زری کا پٹکا

مریخ شہ بلند اختر — گردون کا لڑا ہوا مقدر

کیوان کو دم سکندری ہے — چمکی زہرہ کی مشتری ہے

ہر پستی ہے اوج سے ملاقی — ہر شان نزول کو ترقی

اعلے کی طرف ہے میل انوا — پروانہ چراغ سے خبردار

شبنم کی ہے پر لگا کے گلشن — بلبل سے کہو کہ پکڑے دامن

ذرّونکی طرح نہ وشت اُڑ جائین — دیوانون سے کہیو ہوش مین آئین

شمشاد نہین کسیکو بس مین — قمری نہ پڑی رہے قفس مین

[illegible]

ساحل ہوتا ہے خشک ڈر سے / نکلا جاتا ہے بحر بر سے
کنعان کے اوڑ رہا ہے جو ہر / دلو آج بنا کے ڈول جنتر
یونس سرِ حوت تک پہونچکر / سکا نہ بٹھا مین ہر درم پر
مرغابی برق ابر مسکن / چگ جائے نہ سنبلی کا خرمن
اوڑ جائے نہ سطح ارض الٰہی / سرطان پہ کرے نہ چوٹ ماہی
پامال زمین نہ آسمان ہو / پڑی نہ سڑک کی کہکشان ہو
ظاہر ہوے کسلیے یہ سامان / کیون اتنے عروج پہ ہو دوران
کیون خاک کی اتنی ارجمندی / کیون پستی کی اسقدر بلندی
کیون شب کا یہ جشن روزافزون / کیون ہر یہ بلیح اتنی موزون
محمول کا کسطرف ہی موضوع / مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع
کیسکی خبر کا مبتدا ہے / موصول کہان کہان صلا ہے
ہین کس سے مضاف یہ عجائب / راجع ہے کدھر ضمیر غائب
ناگاہ خطاب وحی تنزیل / عالی لقب حضور جبریل

مدح جبرئیل

عنوان کرم کے تو منشور / قرآن شرف کے سورۂ نور
مانند ہوا زمین پہ نازل / مانند دعا سپہر منزل
منشور اوامر و نواہی / عنوان صحیفۂ الٰہی

فہرست اخبار اصفیا کے / تاریخ فرشتہ انبیا کے

دُرجِ گہر کلام باری / پیغامبر پیام باری

وارد ہوے ابرسان زمین پر / ساتھ انکے براق برق پیکر

تمہید وصف براق

پہونچا ہے براق تک جو نامہ / دو ہاتھ اوچھل پڑا ہے خامہ

شوخی پہ ہے تیز کلک رفتار / جل بجھا ہے سپند سان بیکار

قطبین ہیں سب میان انجم / دو گردی کی ہوئی ہے چوگردی گم

چکر میں ہے چار موج دریا / نقشہ سا ہرن ہے چوکڑی کا

مضمون کی جست میں ہو گرمی / یا جست کے تار میں ہے بجلی

ہاں اے مرے خامہ سبک گام / آہستہ خرام بلکہ مخرام

دو چار قدم وہ چل سنبھل کر / حرف تا اوڑکے نجا سکیں فلک پر

کچھ ہو نہ سکیگا کچھ مگر خیر / لکھ وصف براق آسمان پر

صفت براق

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل / کھیت اوسکا بہشت خانۂ جنگل

ہر پارہ فلک سے آنے والا / اطلس کو کتان بنانے والا

ایوان چرخ سے نکلے وہ سبک رو / تشبیہ / فانوس سے جسطرح کہ پرتو

شیشے سے پری چمن سے شبنم / سیپی سے گہر حباب سے دم

گلشن سے بہار جسم سے جان — آنکھون سے نیند دل سے ایمان
صحرائے شہود مین رم غیب — چلتے ہوے راہ عالم غیب
محوِ روش فراغ بالی — مشتاق خرام لاابالی
آدم سے ملک تک ایک دم مین — امکان سے قدم تک اک قدم مین
شوخی مین سلوکِ شوق کا حال — رفتار مین جذبِ عشق کی چال
نیرنگ طلسم حیرت آئین — یا گنجِ روانِ دولتِ دین
اقبالؔ کا یا کہ بال دیگر — یا روح امین کا تیسرا پر
یا دیدہ منتظر مین نقشا — اوڑتی ہوئی وصل کی خبر کا

ورود جبرئیل و براق بر آستانہ شریف

بالجملہ وہ دونون محرم قرب — پروانہ و شمع عالم قرب
یون آے ہو جسطرح سے عاجل — پروانہ چراغ کے مقابل
یا جیسے کہ عاشقانِ مضطر — اپنا خطِ شوق آپ لیکر
حاضر ہوے اوسکے آستان پر — جسکا کہ مکان ہو لامکان پر

نعت

محبوب خدا انیس و جان کا — مقصود رموز کن فکان کا
امکان کے گھر کا ابر نیسان — دریاے قدم کا شاخ مرجان
صانع کے قلم کا رنگ ایجاد — بندون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم — عرفان کے نگین کا اسم اعظم

آغاز ازل کی ابتدا کا — انجام ابد کی انتہا کا

تشبیہ کے آئینے مین تمثال — تنزیہ کی سلطنت کا اقبال

ہاشم کی کلاہ مین گل تر — دامن مین قریشیون کے گوہر

منظور اشارۂ فکبّر — قائم بمقام قُم فانذر

نور القمرین والکواکب — خورشید مشارق و مغارب

رونق دہ ایمن تجلّی — شمع تہ دامن تجلی

لاہوت مقام و عرش مسند — شاہنشہ انبیا محمد

درود

تا دور زمانہ بہر نمایش — تسلیم خدا و احتشامش

اوس وقت وہ دفتر معانی — تھا داخل بیت ام ہانی

رکھتا ہی نہ تھا قدم زمین پر — نازان تھا مکان اوس مکین پر

تھی خاک وہان کی گل بدامن — اوس حجرے کا تھا چراغ روشن

راحت تھی نیاز مند سرکار — تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار

رحمت کی ردائے مہر گستر — گلگون و لطیف و صاف بستر

رنگینئ فیض عام قالین — خاطر کا گداز شمع بالین

ہم غافلون کا خیال ہر لب — آرایش دہ ہاے محفل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا
ہوتی جو وہ فرش بزم والا

کیا بال ہما کے بالش پر
تکیہ سر پاک کا خدا پر

خضر رہ حق مقیم منزل
سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل

دریاے رواں بہ رنگ گوہر
غنچے کے لباس مین گل تر

آداب سے آپ کو اوڑھایا
یا اپنے نصیب کو جگایا

بیدار ہوئی جو چشم حق بین
آہو ہوئی شکل خواب شیرین

دیکھا کہ عجیب ماجرا ہے
گھر برج قمر بنا ہوا ہے

انشاے رموز غیب مخبر
ہونیکا نہین یہ دن کبھی پھر

سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا
لیتا رہے کروٹین زمانا

طالع مین نہین یہ شب کسیکے
اختر سو بار سو کے جاگے

ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر
مٹی ہو ہزار بار اکسیر

انوار کا ہے ورود پیہم
تارونکی برس رہی ہو شبنم

نازل سوے عالم مجازی
امواج محیط بے نیازی

جبریل ہین اور براق بھی ہے
قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہے

تحریک نسیم و صبح صادق
کشتی سبک و ہوا موافق

کوسون سے رسول روح پرور
آیا ہے ہواے شوق لیکر

آتا ہے طلب کا استعارہ
بردن کا ہے آمدن اشارہ

یعنی اوٹھے کہ بحر ہے پر جوش | کو ہر کے لیے ہے کہو لے آغوش

اوٹھیے کہ چمن ہرا بھرا ہے | طوطی بلبل کا بولتا ہے

اوٹھیے کہ ہو بات فیض مفتوح | ہی طالب جسم عالم روح

اوٹھیے کہ نگاہ چشم تنزیہ | ہی منتظر جمال تشبیہ

ای محمل شوق منزل ذوق | ای شاہد ذوق محمل شوق

اے ہمت طالبان مطلوب | ای جان حبیب و شان محبوب

تھی دل سے تجھے طلب خدا کی | ہر لحظہ تھی یاد کبریا کی

اب اوسکی طلب کا ہو تقاضا | ہی یاد میں تیری حق تعالی

دیکھ اوٹھ کے بہار منزل صدر | ای امشب و ہر شبت شب قدر

کر سیر مقام قدس کی آج | ای امشب و ہر شب تو معراج

عرش آپ کا منتظر ہے چلیے | خاطر کو سنبھالیے سنبھلیے

پا کر یہ اشارہ کرامت | کی شوق نے شورش قیامت

سننے سے جگر چلا اُچھل کر | شادی سے ہزار ہاتھ اوچھل کر

فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب | آئینہ دکھا رہا تھا سیماب

پہونچا دل بیقرار سرور | سو بار زمین سے آسمان پر

تشریف آوری بیت اللہ

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزومند | لب تشنۂ شربت شکر خند

آیا ہے آبروے کعبہ — مانند خلیل سوے کعبہ

محبوب خدا ہے جس گھر کا — مہمان ہوا خدا کے گھر کا

اوس گھر مین پہ تھا خوشی کا عالم — ڈر تھا کہ اول نجانے زمزم

کعبہ نے کیے طواف اپنا — ہو قبلہ نما کہین نہ قبلا

پاؤن پہ بتان سر کشیدہ — گر پڑتے کے نوون خدا رسیدہ

اہلاً سہلاً کہا حرم نے — لبیک حریم محترم نے

محراب جھکی سر ادب سے — منبر نے قدم لیے نبی کے

آیا جو کرم پہ عشق بیباک — سینہ کیا شق جگر کیا چاک

بھڑکا دیے اور شعلے دل کے — آب زمزم کے دیکے چھینٹے

کی مشق جفا سر وفا سے — زخمی بھی کیا تو اک ادا سے

لبریز طرب کیا الم سے — نشتر کو ملا دیا الم سے

گوہر کو بنا دیا سمندر — آئینے کو کر دیا سکندر

بھر دی دل پاک مین تجلی — یا کعبہ دلین کی سپیدی

خالی اوسے کر کے ماسوا سے — لبریز کیا فقط خدا سے

حق سے رگ و پے کو کر کے معمور — جسم بشری کو کر دیا نور

بندے سے کہا نظر بچا کر — کیا غیر ہے تو خدا ہے کہ کر

وحدت کو کھپا دوئی کا نیرنگ — بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ

بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی
کوشش کرنے لگی کشش بھی

اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ
کعبے نے کہا خدا کو سونپا

باعزت و شان و جاہ و تمکین
آیا بالائے خانۂ زین

حضرت کی رکاب مین قدم تھے
یا طاق مین رکھے گل کے دستے

اللہ وہ راہوار چالاک
اور پشت پہ شہسوار لولاک

یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی
افلاک کے ہفت پشت نے بھی

لی باگ تو اشہب سبک گام
تھا صبح بہار کشور شام

مسجد اقصےٰ

پیش نظر جناب عالی
بیت المقدس کا باب عالی

وہ سرور انبیائے پیشین
وہ باعث فخر شرع و آئین

مسجد کے قریب آکے اترا
آداب سے سر جھکا کے اترا

اک ہاتف غیب دان خبردہ
اسرےٰ سبحانہٗ بعبدہ

ہر شے تھی وہان کی حیرت افزا
اللہ کے گھر مین تھی کمی کیا

گوشے گوشے مین روح واصل
پہلو پہلو مین قلب شاغل

ظلمت کے غبار سے نمایان
گرد رہ لشکر سلیمان

شان لب بام سے ہویدا
جان بخشئے حضرت مسیحا

دیوار مین خامشی کا عالم
آثار قبول صوم مریم

داؤد کے نغمہ ہاے دلبند — کھاے دم عیسوی کی سوگند

سلطان عرب کے مژدہ گویان — انجیل و زبور او ٹھاے قرآن

مرفوع پیمبرون کے رایات — یا سورۂ انبیا کی آیات

ہر تختے مین تھے ہزار تھالے — اک شجرۂ طور کی قلم کے

وہ مرجع کائنات باہم — وہ قبلہ کعبۂ دو عالم

قبلے نے درود کی ندا دی — کعبے نے نماز شکر ادا کی

مینار او ٹھے براے تعظیم — محراب جھکی بقصد تسلیم

منبر نے پڑھا ادب سے گویا — شاہنشہ انبیا کا خطبا

آنکھون کو بچھا کے تھا مصلا — سایہ کیے گنبد معلا

ازراہ کمال مہربانی — اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی

رکھکر مہ و شیر کو مقابل — اوس صاحب ذوق کا لیا دل

اک رنگ مین لالہ ایک نسرین — اک ذوق مین تلخ ایک شیرین

گلگون مے ناب مہر پیکر — کہسار طرب کے لعل احمر

اک شیر طراوت نفس کی — یا روح یہ کھچی ہوئی ہوس کی

وہ شیر لطیف ماہ تابان — شیرینی درد کاہش جان

جان بخشی دور عالم عشق — بالائی اک آمد غم عشق

کی رغبت قلب نے جو تاثیر — مقبول شیر ہو گیا شیر

عکس لب جان فزا لبن مین | ہم رنگ عقیق تھا یمن مین
چہرہ کا سبزہ کہ تیغ سے نے کا | انگور کے زخم پر نمک تھا
پیکر وہ شیر صبح پیکر | خورشید روان ہوا فلک پر
تنہائی کا قافلہ روان تھا | تجرید کا ساتھ کاروان تھا
گلگون بہار تھا وہ شبدیز | مانند دم نسیم گلریز
پہونچی جو ہوا سے دامن پاک | کھلنے لگے غنچہ ہائے افلاک

سیر فلک اول

پتلی نے سمند باد پا کی | جا کر چشم قمر مین جا کی
وہ خطبۂ منبر خلافت | آئینۂ جوہر شرافت
جسکا کہ ارم ہے تخت طاؤس | افلاک و نجوم شمع فانوس
خلقت ہوئی جسکی جان و دل سے | جسطرح بشر کی آب و گل سے
ہم مرتبہ صفی با صفا کا | مصداق خطاب مصطفی کا
وہ روز ازل کا سعد اکبر | وہ اول ما خلق کا مظہر
وہ سطر اخیر صفحۂ راز | وہ مطلع اولین آغاز
وہ آخر انبیائے مرسل | جسکا ثانی نہین وہ اول
تنزیہ کا لطف پانے والا | شان وحدت دکھانے والا
ہوشیار کے [illegible] زمین کا دفتر | شا الف اوا [illegible] آسمان پر

فرخندہ پسر ملا پدر سے | خیر البشر اول البشر سے
پہلے پہل آسمان کو دیکھا | ارواح فرشتگان کو دیکھا
پہونچے قدم سعید سرور | مہتاب ہے منزل فلک پر
پامال طبیعت روان کی | گویا تھی زمین آسمان کی

فلک دوم

پھر وہ سبب ظہور ایمان | ظلمات جہان مین آب حیوان
جسکے شہدا کا واپسین دم | صبح انفاس ابن مریم
جسکا کرم آیت شفا ہے | بیمار کے درد کی دوا ہے
ہے جسکی اذان صبحگاہی | احیا ہے شریعت الٰہی
وہ گوہر آب زندگانی | جسکا اول نہین وہ ثانی
شان احد احمد مکرم | شاہنشہ کشور دو عالم
پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہر | دن دونی ہر رات چوگنی ہر
یکتائی کا رنگ لانے والا | نیرنگ دوئی مٹانے والا
پہونچا بکمال شادمانی | تا دائرہ سپہر ثانی
رونق ہوئی کشور فلک مین | جان آگئی پیکر فلک مین
یکجان و دو تن ہوئے نمایان | عیسیٰ کو لئے مسیح دوران
تاج سر انبیا کے گوہر | آئینہ حق نما کے جوہر

بیکیلے نے صداے مرحبا دی | انفاس مسیح نے جلا دی
تھا منشی چرخ لو لگائے | خامہ کیطرح سے سر جھکائے
زندہ ہوئین صورتین رقم کی | اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرف ستارۂ حسن | زیب رخ ماہ پارۂ حسن
ہے جسکی حسین و پاک صورت | اک نسخۂ گلستان قدرت
جسپر ہے فدا چمن مین سنبل | گلزار مین گل قفس مین بلبل
ہے جسکے بہار رخ کی تمہید | اوراق شہ برگہ سوالید
وہ واسطۂ قدیم و حادث | سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چراغ آدم و نوح | سرو چمن مثلث روح
توحید کا تخم بونے والا | تثلیث کا گھر ڈبونے والا
یون گذرا تیسرے فلک پر | جسطرح نظر مین حسن منظر

[illegible]

سراپا

اس جا ہے سخن کا اور مرجع | مصرع ہے ہر ایک حسن مطلع
کاتب کی چمک ہی ہے تقدیر | آنکھو نہین کھنچی ہوئی ہے تصویر
نقشے کی ہے وہ لطیف صورت | جس سے کہ ہے اہل دلکو حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشا | جس سے ہے ہر آئینے کو سکتا

سورج کی نہ دوپہر پلٹ جائے — اسد مرے سامنے سے ہٹ جائے

گر بدر رکھیں ادھر ادھر ہو — کہدو مرے شہر سے بدر ہو

حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا — ہے شاہد غیب کا سراپا

دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قد آدم

کھینچی بکمال حسن تدبیر — نقاش ازل نے اپنی تصویر

رخ میں صفت جمال دی ہے — صورت میں جان ڈالدی ہے

ابرو پہ جبین مہ شمائل — رکھی ہوئی رحل پر حمائل

پیشانی ہے جزو مصحف رو — اس پارے کے دو رکوع ابرو

والیل کا ترجما ہے گیسو — تفسیر اذا سجی ہے گیسو

آنکھوں سے لکھوں صفت وہ آنکھیں — ما لا عین رات وہ آنکھیں

بیدار ہے بخت چشم ایجاد — سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد

خلوت گہ کبریا کو دیکھا — آنکھوں کی قسم خدا کو دیکھا

بینی سے بلند اختر حسن — معراج پہ ہے پیمبر حسن

اسرار دہن ہیں وحی منزل — اور حامل وحی ریش مرسل

احباب میں لب مسیح تقریر — اعدا میں لیے کلیم شمشیر

کیا ذکر تبسم نبی ہے — گل کے گلشن میں جو ہنسی ہے

کانوں کی سنی ہے کیا روایت — جو سر وہ ہے قطب کی ولایت

جوہر کا بھرا ہوا آئینہ — آئینہ بے مثال سینہ

اسرار نہ آسمان نظر میں — ڈوبے ہوے ہفت بحر بر میں

اوس گردن صاف کی بلندی — تکبیر فریضۂ سحر کی

رعنائی قامت مناسب — روزہ میں اذان وقت مغرب

دیکھے ہین فلک مین یا زمین مین — ہاتھ ایسے کسیکا آستین مین

دو انگلیون مین یہ ماہ کا حال — مقراض مین جسطرح مہا جال

کھولے ہوے شوق عرش عالی — عینین براہ پایمالی

چرچے یہی شیخ و شاب مین ہین — پاؤن ایسے کسی رکاب مین ہین

دیکھی جو وہ صورت دلآرا — ارواح کو دفعتاً غش آیا

حالت ہوئی بیخودی کی طاری — زہرہ کہین بھول اوٹھی ستاری

کہتے تھے ملک سنی نہ دیکھی — صورت ہے کہ قدرت الٰہی

حاضر تھے مہ منیر کنعان — فرزند جوان پیر کنعان

گل جنکے تھے مصر کے چمن مین — کانٹے کنعان کے پیرہن مین

یعقوب تھے جنکے نازبردار — تھا جنکا دلون مین گرم بازار

آنکھون مین سمائی وہ تجلی — جو خواب مین تھی کبھی نہ دیکھی

یوسف ہوے جان و دل سے شیدا — منہ دیکھکے رہ گئی زلیخا

فلک چہارم

پھر وہ خطِ عفو اہل عصیان — فرزانہ شفیع پیش یزدان

جس سے کہ ہوئی شکست کفار — صحرائے عرب ہی جس سے گلزار

تشریف شرف کی بے کم و کاست — جسکے قد راست پر ہوئی راست

وہ رونق چار سوے ایجاد — اعجاز کرامتِ خدا داد

تھے جسکے چہار یار ذیجاہ — منزلگہ لطف و مہر کے ماہ

زیبایش صدرِ حلم و تمکین — آرایشِ چار بالشِ دین

بیکس کی مراد دینے والا — ناچار کی داد دینے والا

ٹھہرا جسے رخ چہار ہین پر — یا صفحۂ سیم پہ خطِ زر

اسرار بیان کے لکھنے مین آئین — گو دونون زبان خامہ بجا آئین

میدان وہ عجیب و پہن تھا — خورشید بھی دوڑ دھوپ مین تھا

کی صحفِ انبیا کی تدریس — تا وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِدْرِیْس

سیکھا ہوئے وہ نبی اکرم — مثل صفحات خطِ توام

یکرنگیِ مصطفیٰ و ادریس — قدرت کے قلم کی سطر تجنیس

ہم وضع وہ نقش کلکِ ایجاد — وہ قطعے نوشتۂ یک استاد

قلت تبسم

پھر وہ گل نو بہار معنی — وہ گوہر شاہوار معنی

ہے جسکی شگفتہ رنگ تقریر | ما ینطق عن الہویٰ کی تفسیر
اعجاز اثر بیان شیرین | قرآن کا ورق زبان شیرین
اورنگ نشین عزت و جاہ | زور رسِ پنجۂ ید اللہ
تکبیر کی جسکے پاس دولت | ہے جسکی نماز پنج نوبت
گبران جہان کا آبرو ریز | برہمزن پنج گنج پرویز
دُر ہائے یقین پرونے والا | دل سے شش و پنج کھونے والا
آیا سرِ چرخ پنجمین پر | یا افسر سلطنت پہ گوہر
ہارون نے کہ افصح البیان تھے | گویا کہ کلیم کی زبان تھے
موسےٰ کے وزیر اور برادر | پیغمبر و بازوے پیمبر
کی نعت ادا بہ خوش بیانی | یا وصف چمن مین گلفشانی
تحریر کیے ہزار دفتر | الواح زبرجد فلک پر
بہرام تھا مہر خامشی کی | عبری[له] نے یہ کی تمام تر کی

له [illegible] ۱۲

فلک ششم

پھر وہ دُرِ بے بہائے تکوین | وہ لالہ و لعل کوہ تمکین
جسکی نہین روک لامکان تک | پایاب ہے نیل آسمان تک
ہو وہ یہین جسکے سحر باطل | افسون ہوا اسیر چاہ بابل
آہوے رمیدہ ساحری ہے | اللہ کا گاے سامری ہے

جس سے ہوئی شان کفر نابود ‏— فرعون کوئی بچا نہ نمرود

جسکی شوکت وزیر و شیر ‏— شمشیر اوسکی قضا کا شہپر

جسکی بخشش کے ڈر سے قارون ‏— پہلے سے ہوا زمین میں مدفون

وہ روز طلوع صبح بینش ‏— صبح ششم روز آفرینش

وہ قبلۂ شش جہات عالم ‏— وہ مرجع کائنات عالم

انداز کرم بتانے والا ‏— شش دانگ جہان لٹانے والا

گردون ششم پہ چشم بد دور ‏— چمکا مانند شعلۂ طور

جلوے وہ جمال نے دکھائے ‏— موسے وہی آگ لینے آئے

تھا داغ فراق لن ترانی ‏— مسرور وصال من رآنی

وہ معجز کلام ایزد پاک ‏— تھا مہر سکوت داغ فتراک

آتی تھی صدائے عقل اول ‏— دیکھے کوئی نخل طور کا پھل

کیا وادیٔ امین فلک کی ‏— تقدیر سے مشتری ہی چمکی

فلک ہفتم

پھر وہ نجم سجدہ گاہ تسلیم ‏— محراب حریم جاہ و تعظیم

کعبے کا سواد صفحۂ عین ‏— شنگرفی نسخۂ ذبیحین

جسکی آمد کا سنتے ہی غل ‏— آتشکدے شمع سان ہوے گل

گردون میں بتان بے دہن کی ‏— پھانسی ہوئی چوٹی برہمن کی

کلیان کی طرح سے چٹکے پھوڑا — کعبہ مین پڑا بتون کا توڑا
طوفان بلا ہو جسکا خنجر — پھر آزر پرست و آذر
وہ ناظرہ خوان مصحف دل — خضر سر راہ ہفت منزل
سلطان سریر ہفت کشور — شمع فانوس ہفت اختر
جمعے کو سعید کرنے والا — ہر ہفتے مین عید کرنے والا
اوترا سر بام چرخ ہفتم — قربان ہوے ہر قدم پہ انجم
تھین منتظر جناب اطہر — عینین خلیل ابن آذر
کرتا تھا جو صرف میہمانی — خوان یغماے من عصانی
دیوان ازل کا مطلع نور — برجستہ ردیف بیت معمور
اک بزم کے تھے چراغ دونون — ملکر ہوے باغ باغ دونون
ہندوے فلک جو تھا سو ہیرا — منت سے نجات کا طلبگار

بیت المعمور

اوس بیت مین پھر وہ مہر وموزون — آیا مانند تازہ مضمون
قبلہ تھا خدا کے سب گھرونکا — یا صدر تمام دفترون کا
جاتے تھے وہان فرشتونکے پر — گرتے تھے ملک سر ملک پر
گنجایش غیر حق سے معذور — مالک سے تمام خانہ معمور
نیرنگ خیال قدسیان کا — یا رنگ محل نہ آسمان کا

آگے جو بڑھا وہ صاحب دل — حیرت سے کہے تھے آئینے مقابل

بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزم تنزیہ — آئینۂ حیرت اوسکی تشبیہ

سب عالم غیب کے کرشمے — ستر ملکوت کے سمجھے

باغ لاہوت کے کھلے رنگ — قدرت کے عیان طلسم و نیرنگ

خورشید جمال کے ستارے — یاقوت جلال کے شرارے

ٹھہری جو اوترکے پل سواری — مالک نے ادب سے بندگی کی

پاکر خبر بہار مقدم — گل ہو گئی آتش جہنم

تھا خوف کہ ہو نجائے برباد — دوزخ مثل بہشت شداد

رحمت کی سحر ہوئی نمودار — ہو کیون نہ سقر سفر پہ تیار

شعلے کی شرارتین تھین فی النار — خاموش تھا صورت گنہگار

پھر وہ گل گلستان تنزیہ — وہ باعث خلق دہر و ما فیہ

مانند بہار فرحت انگیز — جنت کیطرف ہوا جلو ریز

جسکا ہی لقب میان جمہور — نور افشان باغ عالم نور

کیا کیجیے بیان صفت فضا کی — پھلواری جناب کبریا کی

سر صل علےٰ گل تر — رمز بلغ العلےٰ صنوبر

مے وہ کہ برنگ چشم مخمور — اپنے نشے مین آپ ہی چور

سنے وہ کہ ہو جسکا ترجمہ لا ۔ ہم معنی لا الہ الا

یک سینہ عندلیب صد گل ۔ یک سایۂ گل ہزار بلبل

ہر رگ گل ہزار دستان ۔ از بسکہ بلبلین گلستان

ثمر حسن عمل کا حور و غلمان ۔ چشم نگہ قبول رضوان

دریاے کرم سمٹ کے کوثر ۔ رحمت محمدوو ہو کے ساغر

خوش ہو کے فضا بہشت پیرا ۔ تقدیر نہال ہو کے طوبا

ہر شاخ رہ خدا کی مشعل ۔ ہر پھول نہال شوق کا پھل

ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ ۔ یا دیدہ منتظر کا چشمہ

تھا نوک زبان حال رضوان ۔ دیباچۂ منت گلستان

اللہ رے یہ مرا مقدر ۔ رکھا اپنے قدم مری جبین پر

امت سے بھی اسقدر ہوا شاد ۔ آکر کرین میرے گھر کو آباد

ہین سب بد و نیک مجھکو محبوب ۔ بے قید وہ یوسف اور ہین یعقوب

اچھے ہون اگر قصور میرے ۔ عاصی کے قصور سے بچ لیے

ہو مشک خطا مری ختن مین ۔ یا نافرمان ہوا ہر چمن مین

کیجے مجھے قبل حشر برپا ۔ ہو مجھکو یہ مدتون سے کھٹکا

اوسدن عجب اضطراب ہوگا ۔ ہنگامہ بے حساب ہوگا

مجنون کوئی رہ نجاے بن مین ۔ بیٹھے کوئی وادی قرن مین

غافل کوئی حشر مین نہ کیون جائے
اے صدر نشینِ یومِ موعود
بر لا مری آرزو کرم سے
القصہ سمجھ کے جزو و کل کو

محسن کسی سائے مین نہ رہ جائے
اے بادشہِ مقامِ محمود
ہے میری بہشت تیرے دم سے
اور دیکھ کے وہان کے خار و گل کو

عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالبِ رب
طوبیٰ سے رکھا قدم جو آگے
رفرف پہ چڑھا وہ صاحبِ قدر
کرسی پہ بٹھا کے نقشِ مقصود
سب سرو قدانِ عرشِ اعظم

کہتا ہوا آ قدم بمطلب
جبریل و براق دونون ٹھہرے
جس طرح کمال پر مہِ بدر
آیا سوئے عرشِ پاک معبود
تعظیم کو اوٹھے جدِّ آدم

مقامِ اعلیٰ

زیرِ قدمِ جنابِ والا
ولکی تک وہ دوستی دم سے آگی
آئینہ روئے ذاتِ عالی
چمکا ہوا ایمنِ تجلی
وحدت کا کھلا ہوا وہ ناکا
وارفتہ تھا رغبتِ وجو کی

اعلیٰ سے جو تھا مقامِ اعلیٰ
سرچار قدم قدم سے آگے
اقلیمِ صفاتِ بیمثالی
پھیلا ہوا دامنِ تجلی
جسمین نہین دخل ماسوا کا
چھائے لیے خون آرزو کے

امید سے کہے تہ نشین سے ملنے ٹوٹے ہوے حوصلے کہ جینے

نکلی ہوئین ہمتون کی جانین اوتری ہوئین چلے سے کمانین

بھولے ہوے راہ کے مسافر ارکان رباعی عناصر

افتادہ خاک بحر و ساحل درماندہ راہ خضر و منزل

طاؤس سپہر بال بستہ عنقاے نجوم پرشکستہ

جھیلی ہوئی دوریاں شب کی طوبی و بہشت و عرش و کرسی

جانیکا نہ لے سکین ملک نام روحون کا پہونچ سکے نہ پیغام

تاثیر دعا کی در سے محروم کوشش ثمر و نوا اثر سے محروم

انسانکی وہان تھی لب سالی آنکھو نمین کشش بٹھا کے لاتی

وہ مردم چشم دین و ایمان مکحل البصر وجوب و امکان

ایمان کا رنگ جسے تصدیق نخل چمن مجاز و تحقیق

وہ مرجع کار و کار سازی وہ سر نیاز و بے نیازی

آنکھونکو تلاش جلوہ رب کانونمین صدا سے نحن اقرب

آیا سو بزم لی مع اللہ آئینے مین جیسے پرتو ماہ

پہونچا وہ وہان جہان نہ پہونچے جبریل کی عقل کے فرشتے

نزدیک خدا حضور پہونچے اللہ اللہ دور پہونچے

از سر بہ تمام دست و پا تھے انداز جلال کبریا تھے

بے سایہ قد رسول باری — تھا سایۂ نخل خاکساری

سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا — سر عرش پہ اور زمیں پہ پا تھا

ہر لحظہ زبان پر مناجات — ہر لمحہ لبوں پر التحیات

خالق سے نگاہ پاک محرم — چھوٹی ہوئی عینک دو عالم

پتلی میں چھپا جمال دلخواہ — جس طرح چشمہ پہ قل ہو اللہ

خاموشی عشق سے مہ پیکر — آوازۂ حسن شور محشر

سوا ہے بجز جانگدازی — سیرابی باغ دلنوازی

وحدت سے کھچے ہوئے تھے اورنگ — کثرت کی بنی ہوئی تھی نیرنگ

تھی اوٹ پہ پیشانی مہ جلوہ نمائی — دکھلاتی تھی بندگی خدائی

وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد — مانند احد میان احمد

دامن میں چھپائے غیر کو عین — واحد تھا نقاب روئے اثنین

عینیت غیر رب کو رب سے — غیریت عین کو عرب سے

ذات احمد تھی یا خدا تھا — سایہ کیا جسم تک جدا تھا

خالق کی صفت ہو ذات والا — وہ شعلۂ طور یہ اجالا

کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے — سجدے میں درود پڑھنے والے

عرفان کے مقام کی کریں سیر — دیکھیں کہ صفت ہو عین یا غیر

کافی ہوا اسقدر بیان بس — بس اے مری طبع نکتہ داں بس

لازم ہو ادب سے وہ خموشی
جو مُہر ہو میرے خامشی کی

خاتمہ و مناجات

اسوقت اوٹھا ہوا ہی پردا
موقع ہی رسائیِ دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر
تا پایۂ عرش ہاتھ اوٹھا کر

اے پرتو مہرِ لایزالی
بے مثل مثال بے مثالی

شمعِ حرمِ خدا نمائی
قندیلِ حریمِ کبریائی

جسطرح ملا تو اپنے رب سے
انداز سے شوق سے ادب سے

یون ہی ترے عاصیان مہجور
اکدن ہون ترے لقا سے مسرور

صدقے مین ترے یہ آرزو ہو
دم مین رہِ آخرت کرین طی

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
جسطرح ہے صبحِ صادق عید

یون سر پہ ہو مہر آتشین خو
ٹوپی مین کسیکی جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل
مین سوؤن لحد مین ہو کے غافل

گہنے مرے نعت کے سخن مین
رکھی ہو یہ ٹھنو ہی کفن مین

پردہ رہے نامۂ عمل کا
کھل جاے نہ قبر مین لفافا

اوسدم کھلے چشم آرزومند
جب دفترِ حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوق قلبِ مضطر
کھل جائین مرے براق کے پر

اس تیزی سے آئے وہ سبکبال
پیچھے رہین کاتبانِ اعمال

پہونچے مرا باد پا ارم تک | پہونچا دے تجھے تری قدم تک

رہ جائیں نہ میرے دل کے ارمان | مشکل سے ہو مشکلیں یہ آسان

شامت سے نہ پائمال ہو جائے | سبزہ جو اوگے نہال ہو جائے

پھولے پھلے گلشن تمنا | سینچے مرے ہر پھل ہو پھول دنیا

یان شوق و خلوص التجا ہے
وان میں ہوں آپ ہوں خدا ہے

تمام شد

قطعہ تاریخ طبعزاد میرزا ن محمد مرزا جان تخلص محمود

اولاً حمد خدا سے پاک ہے
جسکی یہ محمود نظم پاک ہے
مثنوی ایسی کہی باغ و بہار
واہ کیا اچھا کلام پاک ہے

بعدہ نعت شہ لولاک ہے
حال ہے اسمین تمام معراج کا
گل خجالت سے گریبان چاک ہے
ہے یہ کل تفسیر آیات و حدیث

ہیں محمد حسن نامی جناب
[illegible]
[illegible]
دیکھ کے یہ صاحب ادراک ہے

اسکی یون تاریخ راقم نے کہی | ترجمہ کیا بس حدیث پاک ہے
۱۳۰۱ھ

قطعات تاریخ ختم و طبع نتیجۂ فکر رسا و طبع عرش پیما سے منبع ابن سخن
مولوی محمد احسن صاحب احسن صدر الصدور لکھنؤ پنشنر کھیری
اور وہ برادر خرد جناب مصنف مد ظلہما

محسن کہ بہار لفظ و معنی | در گلشن طبع اوست پیدا | با اوج رسا غش از ثریا

بگذشت گداز شمع بالین
این مثنوی عجیب بنوشت
صد بار ادب نمود تحسین
در وصف بہار اگر سخن گفت
صد معجزہ در نگاہ حق بین
ترکیب لطیف و طرز نازک
اعلی و متینش از نخستین
تا عرش برین عروج الفاظ

آئینہ فکرتش صفاخیز
در شان عروج سرورین
رنگ شب اگر ز کلک او ریخت
از شاخ قلم فشاند نسرین
بر داشت پی دعا اگر دست
معنی رنگین و لفظ شیرین
از لفظ مسرہ گفت بر خیز
تا سدرہ بلندی مضامین

نیرنگ خیال حیرت آئین
بر ہر خم خامہ نیازش
ہر نقطہ گرفت شکل پروین
از مدحت انبیا عیان کرد
شد ورد لب فرشتہ آمین
اولی ہر بعد او زہر قبل
از معنی تازہ گفت تحسین
احسن بنویس بہر تاریخ

معراج خیال ہاے رنگین ۱۳۰۱ھ

ولہ

آن تازہ نماے طرز کہن استاد و برادر و محسن من
اوصافش خارج حد سخن الطاف برون ز انداز خیال
تا چرخ ترقی رفعت او تا مہر تجلی فطرت او
تا سدرہ بلندی فکرت او تا عرش برین تگ و تاز خیال
در جستن معنے ہاے بعید آغاز طلب انجام طلب
در بستن مضمون ہاے جدید انجام خیال آغاز خیال
بنوشت رسالہ ہوش ربا در ذکر معارج خیر الورا

ہر لفظ کرامت فہم رسا ہر معنے لوا اعجاز خیال

مضمون حدیث متواتر بنمود بصدق بیان ظاہر

ہر خار و خس چمن خاطر بر داشت صفا پرواز خیال

ہر بیت خلاصہ بیت ارم ہر نکتہ شگوفہ شاخ قلم

ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایہ ناز خیال

تاریخ بطرز جدید احسن خوش گفت فرشتہ فکرت من

معراج پیمبر پاک سخن - معراج فلک پرواز خیال
۱۳۰۱ھ

ولہ

این نظم عجیب بسر اعجاز ست — نیرنگ طبیعت صفا پرداز ست

گویند کہ لاجواب تاریخ لطیف — معراج خیال لامکان پرواز ست

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع ارجمند و فکر بلند گنجینہ معانی رکلید جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب بیس کاکوری

حقا کہ فروغ طبع محسن
اک شمع منور سخن ہے
بحر او سکی وہ شوخ ہو کہ جسکو
آرایش زیور سخن ہے
ہر رنگ میں ہر خیال نازک

بیداری اختر سخن ہے
صفحے پہ ہر ایک سطر رنگین
بر میں لیے دلبر سخن ہو
دیکھا اسکو رشید چشم دل ہو
شاہنشہ کشور سخن ہو

یہ مثنوی چراغ کعبہ
گیسوے معنبر سخن ہو
موزونے شاہد معانی
یہ چشمہ کوثر سخن ہے
انصاف کے ساتھ غور کیجو

نسخہ نہیں دفتر سخن ہے | آداب کے ساتھ لکھی تاریخ | معراج ہمیر سخن ہے ۱۳۰۱ھ

تاریخ طبع زاد جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن
طوطی میں ایسی شاخ کیا ہے
الفاظ شگفتہ کے چمن میں
کعبے میں چراغ رکھ دیا ہے
ثانی سے جو خوبتر ہے اول
جو قافیہ ہے ڈھلا ہوا ہے

کچھ آپ کا طرز ہی جدا ہے
واللہ یہ سخن ہے یا کرامات
طوطی معنی کا بولتا ہے
ہر طرز میں اک نیا تکلف
پہلے سے شگفتہ دوسرا ہے
سیفی کو ہوا خیال تاریخ

خامے سے خصوصیت کے جو برھ جاے
اعجاز طبیعت سے سا ہے
ہر بیت میں نور کا ہے مضمون
ہر رنگ میں اک نیا مزا ہے
ہر ایک ردیف منتخب ہے
کیا اسکا بلند حوصلا ہے

ہاتف نے کہا بہت ادب سے
یہ نعت رسول مجتبیٰ ہے
۱۳۰۱ھ

ولہ

مرے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی
کہ جسکا دلنشیں انداز و دلکش طرز رنگین ہے
گئے عرش بریں تک جبکہ مضمون بلند اوسکے
سروش غیب بول اوٹھا کہ معراج المضامین ہے
۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی خورشید حسن صاحب طپش
اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چرھ گیا کس اوج پر بحر سخن
قطرے قطرے مین ہو شورش قلزم مواج کی

دور پہونچا ہو ستارہ رفعت معنی کا آج
پادشاہ نظم کو حاجت ہو تخت و تاج کی

خامہ محسن نے صفحے پر جڑی ہین چتّیان
لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی

اے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ مین
مثنوی باادب حال شب معراج کی

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

سراپاے رسول اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علیہ و سلم	صلی اللہ علیہ و سلم رسول اکرم

مژدہ اے دل کہ ہوا نور سراپا پیش نظر
بارک اللہ طبیعت کا ہے رنگ دگر

گر نہو پاس ادب تو مجھے کچھ دعویٰ ہے
سجدہ کرتے ہیں ملائک مرا وہ رتبا ہے

لامکان تک لیے جاتی ہے مجھکو طبع رسا
ہو رہا ہے صفت اوج میں معراج مرا

اڑ گیا عرش سے پائے سخن کا پایا
خیر مقدم کی چلی آتی ہے ہر سو سے صدا

بزم قدسی کا بلایا ہوا مہمان ہوں میں
ملک آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں وہ انسان ہوں میں

آج کس صوم سے خدام سخن آتے ہیں
مسندیں فکر کی محفل میں بچھا جاتی ہیں

نگی بزم جہان دیکھ کے گھبرائی ہین
گاو تکیہ کرۂ ارض کا اوڑھے ہین

جشن کا روز ہے بعثت کے شہ اقدس کا
اور اونچا کرو خیمہ فلک اطلس کا

ہم دکھاتے ہین ملاحت کے تماشے کتنے
حل کیے غنچۂ خورشید سے نکتے کتنے
عالم نور مین چھو آئے ہین شعشے کتنے
صفحۂ پروین لکھے ہمنے معمے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہے آج
دست پر نو عطارد مین قلمدان ہے آج

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہے
بال پرواز پری چٹکیون مین اوڑتا ہے
موج ہے جس سے خجل غرق عرق دریا ہے
آہوے شوخ ہے کیا کبک خرامان کیا ہے

کوئی شاخ آہوؤن کی جادہ گریبان تو نہین
کوئی سرخاب کا پر کبک دری مین تو نہین

رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہے
برگ گل چاند کو ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہے
غنچے کو دیکھیے تو صبح کا بھرتا دم ہے
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہے

ہر شجر شمع تجلی ہے لگن تھالے ہین
نام ظلمت نہین لالے کے یہان لالے ہین

سطر سنبل گل تر حرف ہے غنچہ نقطہ
طوطی رہوار ہے خامے کا سان شعرا
کاغذ مشق ہے اک سینہ چمن کا تختا
کون ہو آج مین لکھتا ہون سراپا کسکا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے
خندۂ صبح بہارِ احدیت کہیے

گیسوے حور قلم ہوکے بنے خامۂ مو
کہہ رضوان سے کہ لادے مجھے شاخ شبو

کہوں آراستہ تصویر سخن کے گیسو
کہ شب فکر میں ہو نکہت مشکین ہر سو

منشی دفتر اعلے کا کرم کافی ہے
مشق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہے

روشنائی کی ترکیب ہو شمع بیدود
گوندھ ہو شجرۂ طوبی کا بقدر مقصود

جسکی ترکیب کو جبریل امین ہین موجود
پانی لین چشمۂ کوثر سے مگر بڑھ کے درود

صورت دیدۂ موسی ہو پر انوار کھرل
شمع سے طور معلے کے اڑائین کاجل

رنگ شنجرف کا بھی اب کوئی سامان نیا
شعر کو سالا کے آب از رہ مرجان کیجے

لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجے
لعل کیواسطے تسخیر بدخشان کیجے

وقت ہے بزم ہی انجمن گردون کا
کہ شفق پر بھی ارادہ ہے مرا شبخون کا

اور کاغذ کا تو ہمنے عجب انداز کیا
کھینچی تصویر اوسے جلوہ گہ ناز کیا

پردۂ چشم کو قرطاسِ خدا ساز کیا
چوم لون ہاتھ مین اپنے عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ یہ کھچا نقشا ہے

خاک انگار و کف دست ید بیضا ہے

کیوں نہ سو جان سے ہو گلزار یہ آئینہ نما
یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی

محو ہو تکنے کی تصویر سراپا سے نبی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں کھنچی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا واہ صریر
بول اٹھا عارض پر نور کہ اللہ رے ہیں

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشاں

کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہاں
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازاں

کیسی تصویر کہ سب صل علیٰ کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہیں

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
تیری صورت سے کہے معنی ما قل و دل

خود لگا کہنے کہ ہر وصف میں ہے تو افضل
انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہیں نبی
تو ہے شمسیۂ تصویر تو سب ہیں قطبی

تو ہے داؤد نغم تو ہے سلیمان خاتم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم

فکر یحییٰ ہے تو ذکر زکریا ہر دم
شکر یعقوب ہے و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
آدم و نوح کے ہیں شہ تجھے اوصاف جمیل
خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمٰعیل
اور سیادت کے بھی ای سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دین پکارا کہ مرے گھر کا اجالا کر دو
طالع خفتہ کو بچشم زلیخا کر دے
مثل مردے کے پڑا ہوں مجھے زندہ کر دو
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کون جانے کا کروں کنعاں کو تو سودا ہے مجھے
طور پہ جاؤں تو ناحق کا جھلکنا ہے مجھے
ضبط ہو گر سر اعجاز مسیحا ہے مجھے
سچ تو یہ ہے کہ ترے گھر میں ملا کیا ہے مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہے بس حق کی قسم تصویر
ہے دل و جان رسل فخر امم تصویر
بس کہ آئینۂ وحدت میں ہے ضم تصویر
عالم نور ہے سرتا بقدم تصویر

سایہ زیبا ہی تھا آپ کے قامت کے لیے
روشنائی تھی یہی مہر نبوت کے لیے

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے
سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے

اوسکے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہی | سچ ہی محبوب جو لاثانی ہی وہ یکتا ہی

لاکھ عاشق ہون مگر لطف وہ محبوب نہین
ظل حق ہو تو پھر ظل نبی خوب نہین

قد کے ہمراہ رکھو یاد نہ بھولو سجدا | سجدہ سہو نہین ایسی عبادت مین روا
آپ آئینہ باطن سے وضو کرکے ذرا | انی وجہت کرو نیت صادق سے ادا

اوٹھ کھڑے ہوتے ہیں تعظیم دم طاعت کو
یہی تکبیرین عشاق کی قد قامت ہی

عرش پر کرسی بچھا ہی مراد و جہن سا | اب یہان آمد مضمون ہی کہ وحی پوچھی
اہی فلک فکر باندازہ ہمت ہی بجا | تو وہ طوبی وہن و قامت محبوب خدا

قد بے سایہ مری چشم تمنا مین رہی
سایہ طوبی کا ترے عالم بالا مین ہی

راستی جوہر آئینہ ایمان ہی دلا | کہہ دیا ایمان سے کہ وہ قد ہی الف ایمان کا
دیکھے دونون الف اوسکو تو کھلا یہ نکتا | ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر تیان لے حدوث و قدم اول کا عجیب
دوسرا ادمی امین مین ہی شمع سر طور

سر اقدس ہی حباب لب دریای قدم | درۃ التاج ہی اس بحر کا یہ قطرہ نم
سینہ احمد کا ہو دامان احد سے منضم | یون حدوث اور قدم آکے ہوئی ہین باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدا ایم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ ما ایم ہمہ

لیے امت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
دن گنو جاتے ہیں کب روز شمار آئے نظر

بخشش حق ہو نہ ہم پر متوجہ کیونکر
زلف مشکیں کو دکھا کر جو کہیں منہ پھیر

ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہے فرق ہمایوں پہ جناب حق کا
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما

پر قبالی قسم شہپر نہیں کھولے ہے ہما
نہیں سرکار سلطان حبش کی حاشا

کشور کاکل پر پیچ و خم سرور ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہے نہ یہ عنبر سر ہے

خوشنویس ازلی کا ہے وہ چہرہ و قلم
اہل ایمان کو لیے موے سر شاہ امم

کہ ہر اک حرف ہوا اوسکا سند مستحکم
خط گلزار میں ہے سر خط گلزار ارم

کوچہ خلد نظر آنے لگا دنیا میں
سوے فردوس لکھا ہے خط طغرا میں

رخ پر نور کا ہے کاکل شبگوں سے ظہور
سنبلے میں ہے عیاں جلوۂ ماہ پر نور

دیکھلو ان موے سر کے تلے شعلۂ طور
ابر رحمت میں ہے خورشید قیامت مستور

شب معراج میں ہے شمع تجلی روشن

لیلۃ القدر مین ہی نور الٰہی روشن

وصفِ پیشانی مین ہتوا ہی قلم سربہ بین
مصحفِ گل ہی یہ تیغ خاتمہ نسخۂ دین
لوح بسم اللہ ابرو ہے کہیں بہ یقین
سورۂ فاتحہ مصحفِ گل ہی وہ جبین

گلشن عالم تسنہ یہ تیغ زیبا ہی
اوس گلستان مقدس کا یہ دیباچہ ہی

ہین وابروے سیہ زیب جبین انور
نقشہ ابرو کا دکہاتے جو عطارد لکھ کر
طاق یا خانۂ خورشید کو آتے ہین نظر
مہ نو تیغ سے مریخ کے ہو دو پیکر

خواب مین بھی جو وہ زہرہ سی جبین پیش آئے
مشتری طالع کیوانکی زحل ہوجائے

دیکھو ہم پہلو سے پیشانیِ انور ابرو
آبروے دم خنجر ہین مقرر ابرو
ہین اسی آئینۂ صاف کے جوہر ابرو
موج دریاے شجاعت ہین سراسر ابرو

مہ کامل مین مہ نو کی یہ تصویرین ہین
یا کھنچی معرکۂ بدر مین شمشیرین ہین

ایک کو مخفی ہی رہا بین وابروے سیاہ
طرفہ تشبیہ پہ پہونچی ہی سخندانکی نگاہ
کہ نظر آتی ہی دقت غضب شاہنشاہ
الف ہم چھپائے ہوے ہی بسم اللہ

لفظ و معنی مین عجب ابروسکے طاق ہو کر
الفِ طاق چھپا یا تو عدد طاق ہو کر

رنگ جو کالا ہے تو شاخیں ترازو ابرو
آنکھ پڑ جائے اگر جانب است سر ترو
مردمک سنگ ہے اور پلہ ہے چشم دلجو
صداقت کی رہے میزان قیامت یکسو

آپ پلے پہ بٹھائے ہوں تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہیں بیٹھے اسے تولا ہے

طرفہ مضموں ہے یہ پیش نظر ہو گا
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہے نہ بادام سیاہ
منظر چشم نبی پر بھی ذرا کیجے نگاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ

لاکھ اگر اچھی سے اچھی کوئی تشبیہ کرے
چشمکیں مارے سخن گو نظر فیہ کرے

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جوہر سے
پلکیں اکسیر کی بوٹی ہیں سنا اکثر سے
صدقے پر سیم کے لگیں جیسے آب زر سے
بہ پتیلی پہ ہے اک شیخ رخ انور سے

صدقے اے طالع بیدار ترے سو جانے کے
ڈھیلے آنکھوں کے نہیں ڈھیلے ہیں پیچ پڑنے کے

گوش پر نوشتہ زلف شب آسا مستور
رنگ کا اوسکے حیا سنگ چمن میں گور
کہیں ہو کو سے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر سیر کو دور

گوہر وصف سے گر دامن دریا پر ہے
یوں صدف کہے موتی کہ بس اب چل تو نہ

گوشہ ہے قطرے کا لگ جھ تشبیہ ہے تیز
چشم کا ہے اشارہ کہ گو اتر ہے گریز

ہو زمین کعبۂ ابرو کی پڑی مردم چشم
رخ کے میدان میں اک ذرہ ہے شمس تبریز

گوشۂ بینی کو یہی دیکھ کے سب کہتے ہیں
قطب دیں صاحبِ انفاس یہاں رہتے ہیں

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر
خوبروئی کا بلندی پہ ہمالین اختر
آب آئینۂ رخسار کے موج انور
یوسفِ حسن کی معراج ہے گویا پیش نظر

صفحۂ خدِ مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارضِ انور کا خدا بینی ہے

صورتِ چشمۂ کوثر ہے لبِ جان پرور
شاخ اوس نخل کی ابروے جنابِ اطہر
نخل بادام وہ بینی ہے لب کوثر پر
اور اوس شاخ میں عینین مبارک ہیں ثمر

دل عارف اوسی کے سایہ میں دم لیتا ہے
نورِ ایمان اسی سایہ کے قدم لیتا ہے

چشمۂ چہرے سے ہیں عرصہ میں اب رونق ہے
وصفِ رخسار ادا کرنیکا مجھ پر حق ہے
صفحۂ ماہ کا انگشتِ قلم سے شق ہے
رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہے

مطلعِ صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہے
حسن مطلع یہ مگر فرد ہے لاثانی ہے

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو
شامت آجائے جو خورشید کو یہ سودا ہو
شمع کے بھی وہ عوض اڑ جائیں جو کچھ دعویٰ ہو
صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر شیدا ہو

شور برپا ہی جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہی عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکلتا کیا ہی	سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی ایسی تشبیہ نے مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ رہی
نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ رہی

لب جانبخش کی تشبیہ دم عیسیٰ سے ابھیون [نکلا] خضر نے گو [پھینٹے] دیدی	دنی دم دیتی رہے گرچہ مسیحا بھی مجھے اب فقط رنگ ہی خورشید کے جھوٹی شوخی

کہون یاقوت تو وہ باتین بیان باتین نہین
لعل سمجھون ادہر آنکھین مری ٹھہراتین نہین

فکر وصف دندان مین کٹا سارا دن جسکی تشبیہ نہوا اوسکی صفت کیا ممکن	رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن یون تو ثابت ہے کہ سیارے ہین وہین لیکن

غور سے دیکھیے تو شیشکر یہ چھپائے ہین
یا لب ساغر افلاک کے تبخالے ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر پانی پانی ہوا جوش مروت سے مگر	آیا دہن مین لیے گرد یتیمی گوہر معنی تازہ طبیعت سے کھلے یون دلبر

کہ درین قطرۂ سائل نم لاتقہر نیست

وز پئے درّ یتیم آیۂ لا تقہر نیست

اک تبسم ہی کلید در جنت ہی بیان
نامۂ بخشش امت ہی جو حضرت کی زبان
ہو گئے غفار کے دندان تشدید بیان
نقطۂ اللہ سر نامہ ہی مسواک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہی بسطر زد لفاہ
ہی لفافے پہ خط پشت لب انشاء اللہ

اون دندان کے اسرار دہن کسنے بیان
پہونچے ہین غنچے گوہر کے جگر تک دندان
ملگیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان
درج یاقوت مین ہی آتش حسرت کا دہوان

رنگ غنچے کا اڑا گل کی تعلّی چہوٹی
غنچہ پستہ کے ہوائی پہ ہوائی چہوٹی

کوئی کہتا ہی کہ اوسکو شکرستان کہیے
خضر بولے کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے
کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے
اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ مشتہر اوسکا لقب تازہ کیا
حق تعالے نے اوسے صاحب آوازہ کیا

غنچے نے پیش کہی گرچہ ہزارون مضمون
مین شگاف قلم صنع اوسے کیون نکہون
گفتگو سے مین ہی بولی مری طبع موزون
جس سے ظاہر ہوا سِر غنچۂ [illegible]

شعرا نے اوسے کیا جانیے کیا کیا سمجھا
اسم اعظم کا مگر ہمنے معمّا سمجھا

ریش پر رسل کو نبوت کا رسالا کہیے   کشش خط اللہ شکستہ دلِ اعدا کہیے
سرِ فرمانِ خدا کا خطِ طغرا کہیے   کلکِ تقدیر کا یا خطِ شفیعا کہیے

اسکی ہر و دار سے اللہ نے بخشا ہمکو
ہر شفاعت کی سند خطِ شفیعا ہمکو

رخ پہ نور ہی قرآں کا پہلا نسخا   ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
مشکل از بسکہ تھا مضمون ہی کا نکلتا   اسلیے حاشیہ لکھا ہو خطِ رنگین کا

رُخ جو ایمان ہو تو اک جزو ہی ایمان کا
ہی نیا حاشیہ یہ سنہرے قرآں کا

نکہ پاک الف صاد ہو چشم زیبا   لام گیسو ہیں سر مو نہیں کچھ فرق بھلا
چہرے پر ہو خطِ گلزار سے یعنی لکھا   کہ وہ ہی اصل پئے خلقت دین و دنیا

جمع خاطر ہو تو یکجا یہ مضامین کیجے
دیکھیں تضمینیں بہت اک نئی تضمین کیجے

پردہ کعبہ ہے گیسوے حبیبِ یزداں   اور محراب حرم کا ہے اوس ابرو کی کمان
اور سیں پاکیزہ مصلا ہے نگہ کا داماں   مردمِ چشم ہی بیٹھا ہوا اک ناظرہ خواں

زیرِ رخسار مبارک وہ خطِ ریش لطیف
رحل ہے جسپہ کھلا رکھا ہے قرآن شریف

نو لگا ہے ہی روشنی طبع والا   شمع کا فور ہی گردن کا دکھاتی جلوا

تھین پروانگی باقی ہی مگر فکر رسا | پر یہان جلتے ہین جبریل کے اندیشہ کا

سرفرازی اسی گردن کو بہت شایاں ہے
آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور | جس سے ڈوبی عرق شرم میں ہے شمع طور
کسی محفل کی صراحی کا یہاں کیا مذکور | بزم تنزیہ کی کیسے اوسے سرجوش سرور

جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن میں نہ آئے
خلد مین شربت دیدار حق اچھو ہو جائے

بال گردن پہ جھکا دو تو ہوا یہ روشن | کہ شب فکر مین افروختہ ہے شمع سخن
ہے تجھے کسلیے اے خامۂ ایجاد الجھن | انتخابی ہین سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بردی
تا کہ مسودۂ گیسو بہ بیاض آوردی

صفت مہر نبوت کا بیاں ہو کیونکر | خامشی مہر دہن اور سخن ہے ششدر
مہر کی پشت کے نقطون پہ جبین نے لکھ کر | کہ ہوا نامۂ پیغمبری ختم اسپہ

ہوسے پھر بھی جو سیہ دل شقی گمراہ
ختم اللہ علے قلبھم انا بعد

مہر انکے جو علام ہو سے حرف تمام | کلمۂ اوس سے نمایاں تھا انھین اسمین کلام
رسالت پہ دعوی مقبولی دین اسلام | ایکہی مہر شہادت مین لکھے ہین دو نام

نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالمگیر
ایک سکے میں کھدا نام شہنشاہ و وزیر

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہو
طوطی ناطقہ اس باغ میں چپ رہتا ہو

شاخ میں گل میں جو کہوں شاخ گل رعنا ہو
بلبل طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہو

ہاتھ باندھے ہوے جبریل کھڑے رہتے ہیں
دست گلچیں کو بیان دستۂ گل کہتے ہیں

ہاتھ کھینچے ہوے ہو رنگ ہے مانی کا نق
کلک علام نے جب صفحہ کو بخشی رونق

قلم انگشت شہ ہو کف افسوس رقا
سینۂ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق

رنگ و بو ظاہر و باطن کے سب اکجا ہو کر
میرے ہاتھوں پہ تصدق ہوے گجرا ہو کر

بند دست آپکا ہو یا کوئی خمسے کا بند
انگلی ہر ایک ہے وہ مصرع موزون بلند

طبع استاد ازل بھی ہے عجب نازک بند
انگلی کہہ سکتے نہیں جب یہ کہیں ہیں انگشتنما

مجھ کو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس کے شرف کو یہ مخمس بس ہے

گو کف دست منور کو میں کہتا ہوں ماہ
مہر انور ہے ہتھیلی پہ ہو ناخن شاہ

غور کیجے تو یہ تشبیہ نہیں خاطر خواہ
دونوں جسوقت مقابل ہوں ہو اللہ اللہ

ہمنے یہ معجزۂ عقد انامل دیکھا

اک گھڑی میں مہِ نو کو مہِ کامل دیکھا

کون لکھے صفتِ سینۂ صافِ سرور
اور کہتے ہیں فرشتے بھی حیران ہو کر
دستِ تحریر ہیں حسرت سے یہاں جن و بشر
لوحِ محفوظ ہے یا عرشِ خدا پیشِ نظر

صدرِ ایوانِ رسالت کا جو یہ سینہ ہے
صورتِ علمِ لدنی کا یہ آئینہ ہے

صاف ہو موتی کا بر سیمیں شفاف
ہاں مگر سینے سے ہے اک خطِ مشکیں تا ناف
جیسے نقطہ نہیں حرف کا صفحہ کہ ہاں صاف
جسکو کہتا ہے سخنور کششِ کاف

صدرِ پر نور کے شق ہونیکی تمثال ہے یہ
عقل کہتی ہے وہ آئینہ ہے اور بال ہے یہ

مخزنِ گوہرِ اسرار شبِ اسریٰ ہے
جو کہ لبریزِ لطافت ہے وہ چشمہ ہے
شرحِ صدرِ شہِ عالی کا یہ اک نکتہ ہے
جسمیں موجِ لطائف ہیں یہ وہ دریا ہے

خط نہیں سینے میں شاہنشہِ بحر و بر کے
عنبریں موج ہے یہ بحر میں گویا بر کے

گرچہ پرواز میں اندیشہ ہے بالِ جبریل
نہیں پہنچی کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
اور احیائے مضامین میں ہے فکر اسرافیل
ہو گیا معدوم لفظِ عدم لفظِ عدیل

قاف تک ہمنے بہت کافِ کمر ڈھونڈھا ہے
کمر ان دیکھی ہیں پہ ایسی کمر عنقا ہے

شیح اچھا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
تا کمر غرق عرق ہو گئے سب اہل غرور

اوسکے اوصاف مین مشہور میان جمہور
سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور

اسکے اوصاف شجاعان عرب گھبرائین
جیتے میدان مین جو آئین تو ہرن ہو جائین

لا احط نسخ مین لکھو تو کہون اک نکتا
واہ کیا کمر و نسبہ یہ خط نسخ کھچا

لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صل علا
کمر یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا

نہین ثابت قدم اس نفی سے تثنا بھی
یہ وہ لا ہی کہ نہین جس سے بچا الا بھی

سر عالم ہو فداے قدم پاک نبی
ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی بنی

وصف مین جسکے سخندانونکا لگا گھٹنا جی
نہین چلتا ہی لگی پاے قلم مین مہندی

سر جھکاتے ہوے ادبا کے سخنگو بیٹھین
فکر عالی سے فرشتے بھی وزانو بیٹھین

دیکھیے کیا اوسے شمشاد چمن سر کو شمال
سر جنت سے نکل آئین پئے استقبال

چمنستان ارم اوسکے قدم سے ہو نہال
کہے سبزہ کہ مجھے شوق سے کیجے پامال

مثل بلبل کے سر راہ بچھائین گل چشم
فرش فردوس گلابی ہو تو ہو بلبل چشم

شور ہی عالم بالا پہ قد رعنا کا
سر افلاک پہ ہی نقش قدم والا کا

ساق ہی نخلِ تمنا ملا اعلے اسکا | خاکِ پا غازہ ہی حورونکے رخِ زیبا کا

رکھدیا آپ نے جس فرش پہ دو بار قدم
بڑھگیا پایہ مین وہ عرش سے بھی چار قدم

بزم مین تذکرہ پای نبی گر سن پاے | شمع گو رشک سے جلجاے مگر سر نہ اوٹھا
ناخنِ پا جو ذرا عقدہ کشائی پر آے | گرہ ابروے خوبانکی حقیقت کھلجاے

ماہِ نو گر کہین ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنہ چشمِ فلک مین خلشِ تازہ کرے

تو مبارک ہو قدمبوسیِ حضرت محسن | کسکو ہوتی ہی نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہین باقی ہی کچھ خواہشِ ہمت محسن | آرزو باقی ہی یہی روزِ قیامت محسن

سر کے بل جاؤن جو نقشِ قدم سرور پر
سارے محشر کی زمین رکھ لون اوٹھا کر سر پر

ہی یہ امید کہ جب گرم ہو بازارِ نشور | یون کہے بادشہِ بارگہِ عالمِ نور
تو سراپا ہمین تم دو عوضِ حور و قصور | مین کہون واہ مجھے یہ نہین ہرگز منظور

صفت حاضر ہی مگر اسکی یہ تدبیر نہین
کھوٹے دامون بکے یوسف کی یہ تصویر نہین

تم

مخمس نعتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ مخمس از مصنف مخمس	تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ
مخمس نعتیہ سنہ [illegible] ہجری	ابیات نعت سنہ [illegible] ہجری

غزل تشبیب

میں بسم اللہ آزادہی ہوں سرِ تاج ہو مدد کا
الف وارسی کا سست نقشہ ہے مری قد کا

تجرد تختۂ اول ہے میرے مشق بجید کا
سنا نالوح ویسے نقش ناموس ابجد کا

دبستان محبت میں سبق تھا مجھکو ابجد کا

یہ کسکو کھینچا مارا ہی اوسنے تیر مژگان سے
گرا یا جو ہمیں طوفان خجلت آب پیکان سے

پریشانی عیان ہے سر بسر گیسوئے لفظان سے
الہی کسکے غم میں نکلے آنسو چشم فتان سے

کہ عطر فتنہ میں ڈوبا ہے رومال اوس ہی قد کا

مگر بعد حسن اسا قامت تک سلی ہی مشتاقی
گیا وہ دولت بند و فسم گیسو ہوئی اتنی ناچاقی

ٹھنڈی گرمیاں کہہ کچھ تو انصاف کر ساقی
کہاں ہے آتش یاقوت لب میں وہ بھڑک باقی

کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اعدا ہے مجلس نشین ہو جیسے قاتل میں
کوئی کہدو کہ مجھکو کیوں ہتھیار رکھا ہے مشکل میں
یہی تقریر تھی تو ہو میری جگہہ دل میں
کنارے پر بٹھایے مجھکو ظالم اپنی محفل میں

گنہ شوق بیجا سے جو میں ہوں مستحق حد کا

قلم نے کھینچے قلم کر اپنے دونوں ہاتھ خنجر سے
سراپا اوسکا کھینچے کا سر توڑ اپنا پتھر سے
چلا ہے کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کو شہپر سے
بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے

کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحہ تصویر دل کا آئینہ تو نے
مگر جلوے نہ دیکھے اوس میں عکس رخ تاباں کے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کر کے
بنایا خامہ مو کو ہمارے دست لاغر سے

کھچا لیکن نہ دامن اے مصور اوس سہی قد کا

یہ اسباب جفا مٹ جاینگے نقش فنا ہو کر
کمند ابرو ترک ہو جاینگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھاینگی ابرو کا چلہ کس جدا ہو کر
اوڑینگے چھپکیوں میں تیر ترکش سے جدا ہو کر

ہمارے بعد ہو اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانیں خلق کی میرے سنبھالے کب سنبھلتی ہیں
کلیجے پر برابر برچھیاں طعن کی چلتی ہیں
نئی عادت تمہاری ڈالی کب باتیں سکھو چلتی ہیں
چھپو تم مجھ سے کیوں [illegible] نکلتی ہیں

تمہارے سینے سے ہیں عالم ہو ذوالقرنین کی سد کا

خبر آئی کہ تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو		الف آسا بنایا مدّ زا اندہ جسم لاغر کو
مٹایا ہستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو		ہوا مین ناتوان سنکر صدائے پاے دلبر کو
ابھی کچھ کھٹکا ہے خواہش ہمزۂ وصل اوسکی آمد کا		
جو فکر شعر کی موج آئی صحرائے وحشت مین		گیا چھٹ وٹ بے سقدر دریاے فکرت مین
وہ معنی نپایا اور کوئی جوش رقت مین		لکھے وہ رو رو کے مضمون بیکسی کے وحشت بستی مین
زمین شعر پہ عالم ہوا دریا بر آمد کا		
دکان حسن جسکی بندہ بیدام خلقت ہے		تہ محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہے
خریداری تری سر بیچکر حکم شریعت ہے		تری بازار مین ایمان فروشی رکن طاعت ہے
دہم سودا ہنا سنگ ترازو سنگ اسود کا		
ترے آگے زمین مین گڑ گیا سرو چمن اللہ	تمہید	خرامان تو ہوا کب رستی بھولا چلن اللہ
غضب گرمی بلا شوخی قیامت بانکپن اللہ		تری کیا بات ہے اے شاہد پاک سخن اللہ
عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا		
ترا کلمہ پڑھین کیونکر نہ خوبان جہان سچ ہے		نہین ہے کوئی تجھسا قافیہ تا قاف یہ سچ ہے
گر انظار و نفسے حسن خطان زیر و زبر ہو کر		مقابل تیرے سو حرف آ کے خوبان نگارین ہے
ادا و ناز مین موجد ہے تو طرز مجدد کا		
مری طالب سبب بینی بالکل تیری مضمون ہے		مری نگمین بیانی یا ترا رخسار گلگون ہے
مری سحر آوری یا تری آنکھونکا افسون ہے		مری طبع روان ہے یا تری رفتار موزون ہے

مرا مصرع ہو یا سیدھا سا مضموں ہے ترے قد کا

مخمس ہی پانچوں انگلیوں کا ایک خاکا ہے
جو نگین قطعہ ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے

رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے
تری زلف سیا کا شعر اک ردی سا لٹکا

کرشمہ ہے غزل تیرے غزالِ چشم اسود کا

ترانے بلبلِ شیراز کے دلکش ہوں کیونکر
ہلا رنگِ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر

کہ تیری بوستانِ حسن ساری ہے ادھر ادھر
لکھا سو جانفسے دیباچہ گلستاں کا سودا ہے

تصور جسکو دل میں خال خال آیا ترے خد کا

جو ایماں ہو سراپا مصحفِ ناطق تجھے سمجھے
سوادِ زلف سے حل ہو واللیل کی عقدے

ہوئی ہیں معنی والشمس روشن ہر توضیح ہے
بعینہ افتتاحِ سورہ صاد آنکھ کو کہیے

جواہر سے کشیدہ میں ہے نقشہ صاد کی مد کا

مضامینِ شعر چشمِ فتنہ گر نے فیض ہو دیکھو
ہر ایک حرفے سے سہ بند نکتے یک قلم نکلے

ہوئے ہیں یا خدنگیں بیانی لعل لب تیرے
نکالی چیستاں چوٹی کی گیسو نے مسلسل کے

معمّا نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

شبِ معراج کا مضموں ملا آنکھوں کا جل سے
ہری تحریر یا بڑھ کر جب ابرو بھی خطِ اول سے

ہوئے حل معنے مازاغ چشمانِ مکحل سے
نکالی چیستاں چوٹی کی گیسوئے مسلسل سے

معمّا نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

سوادِ خطِ ریحاں ہے یہ سنبل زار سو شبیب — گریز — گل مضموں نئے پائی ہے گل عارض کی بو شاید

ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بشیک — یہ سب باتیں ہیں لیکن ہر دہن میں گفتگو شایاں

کریں کیا ہمکو حق نے منھ نہیں بخشا خوشامد کا

سخنداں سب ہیں ان کے حق میں تو پیدا زفہمی سمجھیں — ثنا میں جب بھی ہم ہستی کی حال نیستی سمجھیں

سمجھ حق نے جنھیں دی ہے معما یہ وہی سمجھیں — محل گفتگو میں کیا حساب خامشی سمجھیں

مگر صنف دہان تنگ اشارہ ہے ندارد کا

وہ ہیں کچھ مدعی ہیں بیخود صہبائے نادانی — چلے تیرگا یہ نشہ آپ کھینچیں گے پشیمانی

نہیں اتنا سمجھتے میکشان بزم حیرانی — دہن شیشے کا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گردانی

یہ نقطہ ہو گئے مرکز دور میم مدح احمد کا

وہ احمد جسکی پرتو سے ہے دل آئینۂ معنی — ثنا سے جسکی صندوق جواہر سینۂ معنی

مرصع دست کاتب میں ہے پھر وہ تیغۂ معنی — ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی

زبان نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بٹھا کر صف بصف جا پر زدائف انبوہ قدسی کو — چراغاں کے عوض چمکا کے انوار تجلی کو

بنا کر آئینۂ فردوس کی ہر ایک کیاری کو — بچھا کر فرش اطلس کو سجا کر عرش و کرسی کو

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پاتے رہبری جسکے دبستاں میں — سلامت نوح جسکو جوشش الفت سے طوفاں میں

گدا ادریس جسکو جیب چاک گریباں میں — قدم آنے سے جسکے سدھ شہرستان امکاں میں

ہوا ہے یوسف کنعان لقب حسن مقید کا

بچھاؤ آنکھیں جسکے خواب میں آنیکو ہیں شیدا
کیا ہے جس نے داماں شفاعت پردہ عصیاں کا

حمایت پر ہے جسکی امت مرحوم کو تکیا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہے زیبائش حقیقت کی
وہ ہے نیرنگ ناسوت شمع بزم لاہوتی

وہی ہے رونق ظاہر وہی ہے زینت مخفی
بیاض عارض صورت سواد گیسوئے معنی

جو آب سرمۂ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب صورت سے چمکا جوہر آئینۂ عالم
صفا پایا ہے اوس سے جوہر آئینۂ عالم

ہوئی خاک قدم خاکستر آئینۂ عالم
جلا دے کن فکاں وشنگر آئینۂ عالم

سعادت ہے شرف ہے نیّر نور مجرد کا

گرا دی قیمت جام شراب پرتگال اوسنے
چڑھا دی ساغر افلاک سے گرد ملال اوسنے

نکالا اپنے مستونکے لیے گذر سیر لال اوسنے
مئے انگور یعنی الفقر فخری کی حلال اوسنے

لڑا ہے جام جم سے سنگ مقصود اوسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کش اوروں کے توسل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تجمل سے

شہنشہ دونوں عالم کا مگر نفرت تجمل سے
سر سجادہ پر فخر اوسکو دیہیم توکل سے

حریم ناز ہے تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

چمک میں شمع انکھیں خورشید سے افضل
یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی اول

شبیہ مصطفی ہو کیوں نہ ہر مخلوق سے اکمل
کھچی ہے حیرت دوران کی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کو لیے ہو مظہر کامل ۔۔۔ مگر فی الحال تسکین طلعت زیبا سے ہو حاصل

خفیفہ سی تو تقیلہ تک نہین آو زار یار دل ۔۔۔ کھنچی ہے رحمت یزدانی کی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین گو کام عین عام رحمت کو تغافل سے ۔۔۔ خصوصیت کی صاد آنکھین ہین گر دیکھو تامل سے

نہ دیکھین کیون گنہگار انکو وہ چشم تفضل سے ۔۔۔ ہے تاکید منظور خدا ہی لام کا کل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ صورت دیکھا نہین کہتے ہین ہم ہر چند عاصی ہین ۔۔۔ ہمین ہے جنت بکریان انکی ہوتی ہین

بھلا اگر انکو بھجے ہین طاعت پر جو ناری ہین ۔۔۔ تصور سے لیے آپکے بر شبہہ ناجی ہین

بھروسا ہے ہمین اللہ کے قول موکد کا

بہت اونچے گئے موسے تو کوہ طور تک پہنچے ۔۔۔ بڑا اونچا کیا عیسی نے کھینچے چرخ پر چلے

نشانے دونون تھے اوسکے نشانے سے کہین نیچے ۔۔۔ ہدف ہو ہو گیا نور کماندار نبوت سے

مقام قاب قوسین او ادنی تیر مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی اگر پائے ۔۔۔ کمان کھینچے کماندار آپ کھنچکر تا ہدف جائے

تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے ۔۔۔ کشش جب قادر انداز ازل کی زور دکھلائے

کمان جائیے چلہ کیون نہ اوترے سیم احمد کا

مدینے کی طرف جائین کہ ہم کعبے کا لین رستا ۔۔۔ نظر آتا ہے ان دونون گھرون مین ایک ہی جلوا

کہان ابجد سے جدا ہی کچھ ہین نہین پتا — احد کو سمجھیے یا احمد بے میم کو سمجھا

عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مفرد کا

احد احمد ہین ایک ان دونو کا مضمون مطابق ہے — ہر اک انمین سے ہے معشوق ہر ایک انمین عاشق ہے
نہین مطلق دوئی کو دخل یہ دعوی صادق ہے — دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نص ناطق ہے

مفسر ہے یہ جملہ آیۂ بسم مشدد کا

نبی جتنے ہین سب ہین آپ لیکن سب سے ہین برتر — یہ برہان اپنی سمجھے ہے کافی اے خرد پرور
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہین پیغمبر — بلا نون نبوت سب کو میم عمر کھوتے ہے

یہان گھٹ جاتے ہین پایے سے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعداد میم احمدی جب حضرت سے — نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت سے
ہوے ہمنام باری بخت چمکا نور وحدت سے — ہوے ہین افزون قاف قلت کاف کثرت سے

معما پا گئی چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہنچا حیرتی ہو کر تجلی گاہ یزدانی — پھر قلب سیون نے گوہر مقصود پا نہین
سراپا دونون عالم غرق ہین یا دمن بحر عرفانی — چڑھا قاف قدم تک اوس اوتر کا کان مکانین

ہے شور اوس قلزم گوہر نما کی جزر کا مد کا

دم جنگ آپنے تلوار کا جب کاٹ کھلایا — ستارون نے خود اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
سرون پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا — ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا

یہ نو خوب چمکا بدر مین تیغ محمد کا

ہوا اوسکے خدا کی جب ہمائی جب کسی سر میں — مآل کار بربادی ہی تھی اوسکے مقدر میں
پھر اچھا اوس سے آیا گردش قسمت کے چکر میں — اوتارا اوسکا سر بار پھر کڑ دو پہر [illegible]

ہوا چاک اوس سے گریبانہ ہوکر قلب حیدر کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت — عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
یہاں تک پھیلی اوسکے گلشن اخلاق کی نکہت — عداوت ہو گئی تاثیر خلق عام سے الفت

سبب ہے شعلہ سے سیل آب شمشیر مہند کا

شرارت تھا طرف سے ہوں وہی دانہ خرمن — پڑے پانی تو حق آتش سے ہو نرم ہمیں رہے خرمن
ارے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن — عجب کیا ہے کہ خوب تازہ زمین سے تو ہی گلشن

نہ بھولے آنکھ اگر چھپنا نہ دیں آب زمرد کا

عداوت سے کلیم آل محبت نقش ہر دل ہے — جو قاتل تھا وہ عیسی ہی جو ظالم تھا وہ عادل ہے
کہاں اب پا دیدہ احول دنی تیغ ہی ہر آل ہے — نہیں ہے ستے قابل گر کہو نہیں اسد و وصل ہے

بیان ہے یہ لب تشدید سے حرف مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھ کر ہو کیا کسے نبی اسکو — فضیلت فخر وہ انبیا پر حق نے دی اوسکو
خدا کا فضل وہ نازو جسپر کیا کمی اوسکو — وصال حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اوسکو

یہاں ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان جب تھی روح و قالب کی جدائی کا — جگر شق ہو گئی ہنگامہ محشر ہوا برپا
زمین تھا آسمان عز و تمکین پیکر والا — پڑا لرزہ زمین میں جسم اطہر جب ہنسا دنیا

سکون کیواسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروبِ مہر انور سے — اوڑھائی آسمانکو نیلگون چادر اسی غم نے
عزیز مصر مکہ تھے مہ کنعان بطحی تھے — عجب کیا ہے اگر کعبہ لباسِ ماتمی پہنے
کرے ہے چشمِ یعقوبی دیدہ سنگ اسود کا

نہ جانے سو حضرت کے فرشتوں کی ہین دل پانی — قلم کی سینہ چاکی کچھ نہین ہے جائے حیرانی
نہ ہو کیا فیض ثواب ماتم محبوب یزدانی — صریر خامہ ہے اس غم مین ہے گرم مرثیہ خوانی
قلم کو یکسان بانٹ دے علے اللہ کے ید کا

کھچا سطح زمین پر جیسے خط روضۂ انور — شعاعِ مہر کو پرکار کے مانند ہے چکر
ثواب طوف حج پاتے ہین قدسی گرد پھر پھر کر — نشست دور آسمان ہوتی ہین یان دو سکو میسر
کہ ہے نو دائرون مین ایک مرکز کافت گنبد کا

نہین ہے صبح قمر قبعہ کو انوار مسجد کا — ہے برابر اس مین فیضان ہے نور مجدد کا
عجب عالم گلستان ہے عجب جلوہ ہے گنبد کا — بیان ہو کس سے شانِ روضۂ نور احمد کا
کہ جیسے اک غلافِ سبز ہے چرخ زبرجد کا

مطلع ثانی
کرون جو صف بنا یا وصف رفعت اسکی مشہد کا — فلک کہتا سب سجے تا ہے کسر شان گنبد کا
نہین کرسی نشین قبہ جو سمجھون عرش امجد کا — لکھون اک مختصر جملہ کہ روضہ ہے محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

پھر مہر کا دعویٰ صداقت کو کہاں پہنچا — تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہنچا

نہ تا قندیل پر نور چراغِ آسمان پہونچا — نہ گردون کا غبار اتا غبارِ آستان پہونچا

اثر پیدا ہوا آخر زحل سے طالعِ بد کا

تنزل ہے محال اوسکا ترقی جسکی فطرت ہے — یہ دعوی ہے بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہے
توجہ جانبِ مرکز اگر شانِ طبیعت ہے — کرۂ آتش کا کیون ہوگیا نیچے یہ حیرت ہے

کہ سر سے فلک کیون شعلہ ہے قندیلِ گنبد کا

کہو نکلے نہ نسرِ طائر اپنے آشیانے سے — تھکے بازو سے مرغِ سدرۃ اس رفعت پر آنے سے
فلک کا اخترِ تقدیر چمکا سر جھکانے سے — سنا جاتی کا آنسو ڈھلکر اوسکے آستانے سے

ہوا ہے درۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہانکی گرد ہو کحل الجواہر اسکو بنتے دے — نہ پائینگے اگر قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہے جنکی کیا حاصل اتنی خاک اوڑا کے — فلک اب کوکبِ مدار کی جھاڑو اوٹھا ہے

ملائک ڈھونڈھتے پھرتے ہین سرمہ خاکِ مرقد کا

زمین روضۂ پُر نور فلک سے ہے کہین افضل — ہوا ہر ذرۂ دیوار چشمِ جوہرِ اول
غبار اس سے ہے آئینہ خورشید کو صیقل — جبینِ عرش پر ہے خاکِ آستان صندل

ہر اک ذرہ ستارہ ہے کلاہِ فرق فرقد کا

بلند ایسا ہوا ہی روضۂ رفعت نشان پہونچا — جہان اوڑ کر نہ شہبازِ خیالِ قدسیان پہونچا
جبینِ عرش سے آگے وہ سنگِ آستان پہونچا — زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا

کہان تک اوج ہے دیکھیے اوس خاکِ پاکِ مرقد کا

بالا گردان ملک ہین عالم افواج کو عرش ہے
فلک پہ شمس ہے یا شمسہ ایوان دلکش ہے
زمین پہ چاندنی یا سایۂ قصر پریوش ہے
عیان ہے کہکشان یا نقش محراب منقش ہے
فلک ہے یا کلس رکھا ہو چھوٹا سا زمرد کا

تیرے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
پناہ پست و بالا امن کون و مکان کہیے
عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدوسیان کہیے
کہین ہے قبلۂ حاجت کہین ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد مین جو پاتے ہین
پیام بے تکلف کس تکلف سے سناتے ہین
وہ کسب سعادت سر پر اپنے رکھ کے لاتے ہین
سلام حق کو لیکر دمبدم جبریل آتے ہین
عجب مضمون کھپا ہے بیت مین آورد و آمد کا

صفات وسع و بالا کو بہت بڑھ کر بیان کیجے
قلم کو فاختہ کے مثل سرگرم فغان کیجے
بلند ایسے بند ہین مضمون نہ ہین کہ آسمان کیجے
ہرے جیسے یاسمن ہین کو تختۂ سرو روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

مطلع
قیامت مین ہے کیا دفتر کا سواد دفتر بد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاک مشہد کا
نظر مین نور ہے تیرے بیاض صفحۂ خد کا
تصور مین تیرے جنت ہے گوشہ اپنے مرقد کا
کہ تھالا سیری چشم تر کا ہے طوبی ترے قد کا

مطلع
کہین شمس و قمر سے بڑھ کے جلوہ ہے تری خد کا
دو عالم مین ہے پھیلا نور تیری ذات اسعد کا
ترے پرتو سے چمکا اختر تقدیر فرقد کا
محمد مصطفی پتلا ہے تو نور مجرد کا

ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تری قد کا

مبارک نافۂ مشکین ختن مین نافہ آہو کو
گلستان سی کہدو کہ چھوڑیں اپنی سرو دلجو کو
نہ یہ موزون ہی پہونچا اوسکی رنگت عنبرین کو
سواد بت تشبیہہ کیسی تیرے گیسو کو

بہار گلشن تن زیب ہر بوٹا ترے قد کا

دو چار آنکھیں ہوئین جبسی وہ عالم سی نرالا ہی
دو بینی سی دو روزہ زیست مین وہ پھر تماشا ہی
مزا دونا ہو سرو خلد کے پہلو مین لو بالا ہو
میسر ایک جلوہ نہین مجھے لطف دوبالا ہو

کرو نہیں دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھون کیا مدحت خط لب جانبخش حضرت مین
کہ ہے وہ حسن مطلع صفحۂ مہر قیامت مین
بلند اک بیت ابرو فرد کلیات فطرت مین
بیاضی مطلع عارض تھا دیوان وحدت مین

نکیلا مطلع ایجاد مین مصرع ترے قد کا

رسالت سی تری منظور تہا سکو ہدایت ہو
مگر مشکل یہ تھی ذات ایک تیری اور عالم دو
نہ ہو حکمت کی آگے راہ پر گم گشتہ تھی جو جو
بنایا رہنما جب عالم ایجاد کا تجھکو

ہوا خضر سر راہ عدم سایہ تری قد کا

دوئی سی کیون تنفر ہو نہ حضرت کی طبیعت کو
بنایا نور یکتائی سی سر تا پا ہے حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنے جلوے کی بھی قامت کو
نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نام کثرت کو

جو روشن بزم وحدت مین ہوا الکا تری قد کا

بیان شان بسم اللہ ہی ابرو کی آیت مین
خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تیری صورت مین

تری باتین شریعت مین ترا جلوہ طریقت مین
کلام ناطق آیات قرآن حقیقت مین

سراپا معنی تحقیق ہی جملہ ترے قد کا

نہین ہی تجھ سے باہر ایک بھی قدرت کی نیرنگی
تجلی و جہانگی تو نے اپنی ذات مین دیکھی
ازل سی ہی تری تقدیر اے محبوب حق ہیکی
خدانے زیب و زینت کی جو بزم آفرینش کی

لگایا اوسمین قد آدم آئینہ ترے قد کا

بہت ہی پر زور تھا ہر چند خامہ دست قدرت کا
نتھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پس صد محو و اثبات ایک مدت مین کچا خاکا
مٹا ڈالین بناکر صورتین آدم سے تا عیسیٰ

تب آیا راست نقشہ کلک قدرت سے ترے قد کا

اوٹھا لینا بہت دشوار ہی میرا چلن محسن
ٹھہر سکتے نہین آگے مرے ارباب فن محسن
بھلادیتا ہے بلبل دم بھر مین سارا بانکپن محسن
مقابل مجھسے ہو کیا مرد میدان سخن محسن

کہ جوہر ہی مری تیغ زبان مین وصف احمد کا

امیر ہر دو سکا مقولہ ہی کہ جو اس راہ پر آئے
جھکاتے وہ سر تسلیم پہلے پائے منبر سے
عجائب ٹھاٹھ سے تعلیم پائی شاگردی مین نے
فضائے تنگ میدان قلم مین نقطہ و خط سے

بڑے اوستاد نے مجھکو سکھایا ہے پھری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ فہم سہو اس قلمرو مین
قلم جاری ہی احمد کے کرم سے اس قلمرو مین
حسد کرکے کہان جائیگا ہمسری اس قلمرو مین
سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو مین

کہ یہ دارالحکومت ہی مظفر کا مؤید کا

زباں تیز کے جوہر زباں داں ہو تو پہچانے
ولایت میں جو تھیں کہنہ صفا اس تیغ صفاہانے

گرے کٹ کٹ کے دستِ فکر سے تیرے کوند کے پیتانے
کیا شیراز کو پامال اس دوے معلّٰے نے

گیا مان اصفہاں لوہا مری تیغ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہوں نعت میں اعجاز ہے روشن
سواد ہر رقم ہے دو شمعِ طور کا مخزن

قطعہ

قلمدان بیت کو وہ طور بستہ طور کا دامن
عصائے موسوی خامہ رقم ہے وادی ایمن

یدِ بیضا کو داغِ رشک ہوتا ہے مرے ید کا

دبیر آسماں سے ہے کہیں میرا بلند اختر
ہر اک صفحہ مرے دیواں میں ہے رشکِ سپہر انور

چمک ہے معنیِ روشن کی طرہ ہے تجلی پر
پڑا ہے طور کی چوٹی میں جوبافِ زری چکر

لکھا جو شعر وصفِ روئے تابانِ محمدؐ کا

ہوئے ہیں منتظم ہر چار ارکانِ سخن مجھ کو
منور ہے چراغِ طاقِ ایوانِ سخن مجھ سے

جہاں میں ہے فروغِ نور ایمانِ سخن مجھ سے
زمینِ شعر پر نازل ہے قرآنِ سخن مجھ سے

کتابِ آسماں اک نسخہ ہے لوحِ زبرجد کا

فلک کب ہم عنانِ توسنِ طبعِ رواں پہنچا
فرشتوں کو جہاں چلتے ہیں اکثر وہاں پہنچا

بھرے ایسے ترارے تا فضائے لامکاں پہنچا
سخن ہے یہ قلم کی فرسِ سواری سے کہاں پہنچا

کہ کالے کوسوں سبزہ رہ گیا چرخِ زبرجد کا

مضامینِ مختلف ہوں فکرِ عالی کا اشارہ ہے
کہ تخصیصِ قوافی سے مناسب کنارا ہے

طبیعت بڑھ پڑ آئی ہے دل میں جوش مارا ہے
مری طبعِ رواں کا پھر اسی گھاٹ اترنا ہے

تماشا دیکھیے بحر سخن کے جزر کا مد کا

وجوب و امکان دونوں میں ہے جلوہ توحید کا — مطلع — وہ اک غنچہ ہے اک گل ہے ترے گلزار مقصد کا
کہیں مصداق مطلق کا کہیں مظہر مقید کا — احد کا غیب میں مورد شہادت میں تو احمد کا

ہو مشہود ایک ہی بیشک بہ چشمی ہاں و شہد کا

ہو اک قصیدہ میرا نعت میں موزوں قصیدہ ہو — لکھے مطلع برابر کے جو پائیے قافیے دو دو
نہیں آتا ہے مجھ پر حرف گر انصاف سے دیکھو — بجبر بھی لکھا آئینہ کی صورت لفظ اللہ کو

نہ آیا ہاتھ اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو — یہ مضموں صاف روشن ہے اگر چشم بصیرت ہو
مؤخر انبیا سے کیوں نہ خلق جسم حضرت ہو — یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو

خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہے اس تاخیر میں گر غور سے دیکھے — کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہ جاتے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے — کہ دست صنع گر فارغ ہوا مقصود اصلی سے

مقید پھر نہ ہو گا مطلق ایجاد مقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی گرم بازاری — لگائی تجھ سے لو اے گرمیٔ بازار طنازی
ہوئے انگارے غنچے پھول شعلوں کو ملی افرازی — ترے رشتے سے مثل شمع کی آتش سے گلبازی

ہوا ہی تجھ سے روشن نام تجھ سے جد امجد کا

غلط ہوں قرأتیں کاتب اعمال چاہیں — نہ دیں نیکی ہی کی رہ جائیں باقی سارے دفتر میں

بدی کی جور و ستم ہو جو اپنے ہمسائی کے گھر میں | محاسب کچھ شفاعت تیری گر دیوان محشر میں

صحیح آئے نہ میزان میں حساب و قدر بد کا

سوا اللہ کے لا علم ہیں سب تیری فطرت سے | ملک جن بشر کوئی نہیں واقف حقیقت سے

مقدم ایک کی خلقت ہے [illegible] تیری خلقت سے | کچھ پہلے تری تصویر ازل میں دست قدرت سے

ہوا لفظ خدا سے اشتقاق اول تری حمد کا

مناسب ہے تری منگا کی علیمیں بہت یزدان کو | مزین ہے تیرے خط کا کتابہ عرش سبحان کو

تیرے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایمان کو | تیرے ابرو کی ہے محراب لازم طاق عرفان کو

[illegible] اسلام [illegible] کا [illegible] یاد کا

دکھائی شمس و انجم نہ تجھ کو آسمان [illegible] | مری نظروں میں ہے اک گردہ چتر شہنشاہی

ہوئی [illegible] کہاں ہی کسکو آگاہی | [illegible] ہی مہر [illegible] تا ماہی

[illegible] کا تکیہ تیری مسند کا

[illegible] | [illegible]

غم و شادی ہیں دونوں محو تیری پاسداری میں | الم مصروف تیرے دشمنوں کی غمگساری میں

خوشی کو کام ہے تیرے محبوں کی خوشامد کا

ابھیت کے سخندانوں کو منظور آزمائش ہے | وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمائش ہے

بہت شعرائے ارباب نعت و مدحت کی گنجائش ہے | ستائش کیسے لیے تو واسطے تیری ستائش ہے

کہ ہے [illegible] قرآن [illegible] اوصاف محمد کا

خداوند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
صحف [illegible] ہے نازل ہر اک مین ذکر تیرا ہے

جو ہے تیری ثنا پر بند ہم مین سو وہ بیچارہ ہے
سو اُسکے کسیکی مدح کرنا جنکا شیدا ہے

یہی ہے آرزو لیے پھینکے ہین جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت مین اے حاجت روا اب عرض ہے اتنی
رہا ہون جا بجا مین تیری ہی واسطے دین و دنیا کی

ثنا سے دوسرے کے ہو نہ آلودہ زبان میری
یہ خواہش ہر کرو مین عمر بھر تیری ہی مدحی

نہ اوٹھے بوجھ مجھسے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑے سوز دروں داغ عشقِ فلک سا ہے
شرر نکلیں او ٹھیں شعلے ہوا سے برق لمعا ہے

تماشا ہے کہ چمکے بخت نور مہر عرفا ہے
چمک ہو دل کی دل مین خیال [illegible] ہے

ستارہ اوج پیہ ہو جسم کے برج مشید کا

پھنسائے دام گیسوے سلسل مین مجھکو ایسا
یہان تک ہر اک تب انہ مجھپر پھنکے دم میرا

رہو مین بستہ پا جب قفس چھوڑون عناصر کا
کہ نہ دل سے مجھے چھوٹی نہ تیری ٹوٹ کے پھندا

جو ٹوٹے دم کا وہ ساگا ملا اسیر رنج مقید کا

بنا دے مجھکو پیاسا اپنی چشم شہلا سے
کہ ہو دے تشنہ لب سے بھاگے جام و مینا کے

دل وحشی کے رم دونون عالم کی تمنا سے
پھرے نہ نشہ میرا نشا تین پن و دنیا سے

رہون خائف تصور کرکے مین مے و وال سودے کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب جو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر

محک مین امتحانکے پیشگاہ حضرت داور
ہر اک نے رکھے سونا مرا میزان محشر

اوٹھین قہر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرے میرے لیے بیتابیان ہر موج کوثر مین — بلکہ مجھ کو ملے رشتہ کہ صورت قصر گوہر مین

رقم ہو نام میرا او قہر خاصان اور مین — فرشتے دیکھ کر مجھ کو کہین دیوان محشر مین

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدہ کو جو بیٹھے وصف خنجر مین — عوض ہر بیت کے پاون سکونت قصر جنت مین

کیا ہے جسکا اکثر شعر موزون وصف قامت مین — نکلے اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت مین

بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو — اوٹھاتا ہون دعا کو ہاتھ وا باب اجابت ہو

بغل مین یہ قصیدہ سر پہ اکلیل سعادت ہو — ترے دربار مین ہر وقت ہنسی کی اجازت ہو

مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

تجھے کو تیرے خالق سے کسی صورت جدا سمجھون — ظہور شان وحدت کا تجھی کو واسطہ سمجھون

حق آئینہ ہو دل پہ صاف اصلی مدعا سمجھون — ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھون رخ تابان کو یا مہر سما سمجھون — تکلف دیکھین جلوہ اسمین ہے مین سمجھون تو کیا سمجھون

یہ تشبیہین ہین پر عکس ایک نور حق نما سمجھون — ترے عارض کو مین آئینہ نور خدا سمجھون

کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

دم تحریر تیرے ذوق سے بڑھ جائے تردستی — قلم سے نکلین آنسو ہو یہ جوش خندہ شادی

شمول اشک شیریں سے دوات اسد جو ہو سکی
الٰہی پھیل جاے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

کبھی تو کام آئے روشنائی میرے نامے کی
کوئی تو رنگ لائے روشنائی میرے نامے کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میرے نامے کی
الٰہی پھیل جائے روشنائی میرے نامے کی

بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

تاریخ خمسہ — تمام شد — تاریخ خمسہ

اللّٰھم صل علیٰ محمد عبدک و رسولک النبی الامی
و آلہ و صحابہ و ازواجہ و اتباعہ ابداً
اللّٰھم صل علیٰ محمد عبدک و رسولک النبی الامی
و آلہ و ازواجہ اجمعین

سنہ ۱۲۹۶ ہجری — تمام شد — سنہ ۱۲۶۶ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ

رباعی

جز احمد بے میم نہ بیچے نہ شود
از قطرہ چکیدن خوش داد وانہ و میان
جز احمد با میم نہ بود نہ نمود
سر باد و وجود دوہن با وجود

امابعد صدف گوش از گہر لبریز و دامان نگاہ از چمن با لامال۔ کہ سواد گیسوے عبارت ویدہ ابر سیاہ پوشیدن ست۔ صفاے عارض معنی را آئینہ صبح بہار گردیدن۔ لآلی الفاظ آبدار را سلک در گرہ بستن ست۔ وازہا ومضامین تر بہار را رونق بازار ارم شکستن۔ شاہد بدیع

نازکی رعنائی [illegible] مروارید [illegible] و گلبرگ شگفته‌تر از بوی گل رنگش بو. نقاش صورت آینه‌ا

تجلیات اعجاز شمایل پیشانی امیر احمد ابن مولوی کرم محمد عنایت است که چرخ مینا کار در خمکده

نگار بلندی [illegible] شیشه [illegible] و [illegible] فلک نیلگون و شبستان طبعت عالیش

حکم سبزه بیگانه دارد و [illegible] از شیشه خانه نازک ادائی نیرنگ بال پری پست. و خامه‌اش را

در بزم افسون طرازی خرام جادوگری سرپنجه زور دستش در شکار کبک رسی شاهبازه

و تیغ بلندی زبانش [illegible] مشکل پسندی وقت تلاش و لب سخن تهمت

دهن. و [illegible] بهار تصور غنچه معنی را نشو شگفتن. ترجیع بند الفاظش از تواتر ورود

مضامین مسلسل و مصرع ابیاتش از جوش نشه معانی پیمانه مستزاد و بغل غزل [illegible]

سواد تحریرش [illegible] تحقیق بیدار [illegible] تقریرش [illegible] بفیض خلعت تصنیفش حروف

ناسنجیده فقیر محسن قامت موزونی آراست. و سبزه خوابیده نشست الفاظ بنازک ادائی‌ها

برخاست. اکنون گرمی آن شرار افسرده کانون خیال از بنیاد آتشکده نگاه [illegible] است

و روانی آن قطره عرق انفعال از [illegible] و غبار ساحل ریختن. الغرض نشه صهبای کمالش [illegible] میکده

نا [illegible] جوش سفال است و [illegible] از فیض [illegible] ذره نوازی تاثیر آفتاب [illegible]

رباعی

از شعاع [illegible] گردانید	جوش اثر آنکه [illegible] دید
[illegible] شبنم	برخود بالید و [illegible] گردید

سنجیده [illegible] آید [illegible]

تمثیل اگر از رنگینی گل نقشیے بردارد بهارش خزان گردد۔ بلندی مصرعهایش جبین سخن را
ابرو ست۔ و صفاے ترکیبش عارض نظم را آبرو۔ صبح رخسار الفاظ از بندش نگینش رشک خنده
و طرهٔ کاکل مضمون از گره بندی تضمینش غوله بند۔ درستی سلسلهٔ شوخی از شکست گیسوے
عبارت چیست۔ و شکستن کلهٔ گوشهٔ عبارت بهانهٔ شوخی درست۔ نظر بازی معنی از صورت
الفاظ محجوبی در بر۔ و صورت الفاظ را از صفاے معنی آئینه در نظر۔ پنجهٔ خورشید زوال حسن انگشت نماست
صبح مثالش صادق نیاید۔ تمسخر جیره بسکه حیرت منسوب رسالهٔ وزنش سنجیدن نشاید۔
طبیعت مشکل پسند که بتصویر نقش نظم پروین سر آسمان میکشید گره بر جبین ست۔ و فکر نازک بسکه
بخیال پنجهٔ گلرخان ناخنه بدل میزد پشت دست بر زمین۔ ساز مقدس نغمات هند با هنگ حجاز
در طرب ست۔ و نگینی الصوت بلا جلوه فروش شهنشاه عرب۔ و دوائح گوهرهاے قبول از خزینهٔ
رحمت نثار پرداز۔ و شمائم گلهاے درود از چمنستان کرمت در اهتزاز۔ **رباعی**

این نظم اعجاز مصطفاے سخن راست	پیغمبر اوج کبریاے سخن راست
حقا که در مدینه مسلم آیتیست	ثناے پیمبر و خداے سخن است

بسلم الله طبع موزونش چون دیباچهٔ نسخهٔ ابجد تاریخ گردید۔ مخمس نعتیه ام فاتحه طراز ورد
ماثور سا خاتمه پرداز گردید۔ همانا تاریخ اولین از مفتاح الف خامهٔ جاده طرازش قفل حیرت گشود
و ماده دوم از صاد وصل علی که چشم قبول استاد ازل طغراے عنوانش کرد جلوه نمود۔ یا رب
در امان تا قاف قیامت که جزا اثر اعمل کنند نفی افعال ماضی با هر نقطهٔ این نامه مرکز کاف
کرامت۔ و و نداتشین بنا ست مصرع تشدید نون تاکید مستقبل مغفرت باد فقط

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

من و پیر غفلتی و بیخردی
دشمن نفس در کمین بدی
تو مرا زور و حجت و سندی
تو مرا تاب و قوت و مددی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خانه بگذاشتم بر رسوائی
نه عصا دارم و نه بینائی
شور فیضم بدشت پیمائی
انت یا سیدی و مولائی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

نه ز دنیا تمتعم نه ز دین
دشمن جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین
دشمنان بهر کشتنم بکمین

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

خون صد آرزو بگردن من
خویش بیگانه دوست دشمن من
خانه زندان و راه رهزن من
ماندنم مشکل است و رفتن من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

منم در هجر دره مهجور — دلِ بیمار و خاطرِ رنجور
عالمم بیکسی منزل دور — شب دیجور و چشمِ من بی‌نور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

بسکه بودم حریصِ فسق و فجور — گشته ناخوش ز من خدای غفور
هست اکنون شفاعتِ تو ضرور — آمدم بر درِ تو از رهِ دور

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

کارِ من ابتر است هر نفسی — دل پر از درد و سر پر از هوسی
بیکسم در جهان و نیست کسی — همدمی یا انیس درسی

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

صبحِ من شام شد ز شامتِ من — هست هر روزِ من قیامتِ من
شو شفیع و مکن ملامتِ من — نیست جز بر درت سلامتِ من

یا حبیب الاله خذ بیدی
ما لعجزی سواک مستندی

سوی ملکِ حجازم آهنگ است — نام هندوستان مرا ننگ است

آستانت هزار فرسنگ ست　　دیده ام کور و پاے فن لنگ ست

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان　　چار سوے سواد هندستان
زور ظلم ست و قوت شیطان　　خوف جان ست و خطره ایمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

تشنه خون من جفاکارے　　دشمنم ظالم ستمگارے
من و در حال خود گرفتارے　　نه مرا مونسے نه غمخوارے

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کشتیم ته نشین چو دیده تر　　گشته ملاح و ناخدا مضطر
بحر پر جوش و جوش پر ز خطر　　سر ز سامان گذشت و آب از سر

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من　　آب چشم گذشت از سر من
راه گم کرده خضر رهبر من　　نه کسے یار من نه یاور من

یا حبیب الاآله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل ز قرار
رفت هوش از سر و سر از دستار
خار از پای و پایم از رفتار
کار از دست و دست من از کار

یا حبیب الاآله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کشتی من شکست و لنگر او
بحر و هر لحظه جوشش دیگر او
غرق شد ناخدای رهبر او
من بیدست و پا شناور او

یا حبیب الاآله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم
زندهٔ دشت و گرد میدانم
دیده بر نقش پای یارانم
راه گم کرده در بیابانم

یا حبیب الاآله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

ظلمت دهر چون صف مژگان
لمن الملک کفر را بزبان
نور چون چشم سرمگین پیهان
این مناجات بر لب ایمان

یا حبیب الاآله خذ بیدی

مالعجزی سواک مستندی

روحم از تن جدا و تن نرتوان — سینہ پر یاس و یاس بے پایان
جان من بر لب و لب بفغان — دل پر از درد و درد بے درمان

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

ناکسان بے سبب مرا دشمن — ہمہ خود آشنا خدا دشمن
دوستان سنگدل دغا دشمن — جملہ محسن کش آشنا دشمن

یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ و تضمین

مولا مرے عقدہ ہائے مشکل وا کر — ہر غنچے کو باغ قطرے کو دریا کر
بد ہوں یا نیک تیری امت میں ہوں — محشر برپا ہے تو مجھے برپا کر

ایضاً

یارب آوے سا مدینے پہونچے — ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
چھٹے کا جو رنگ ناتواں سے اوڑے — گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً

گر زخیال شکل و سدرمن — با شانہ گرہ زبال و پر من

دارم گرہے ز مشکل اینست کہ نیست	جز نقد گرہ در گرہ گوہر من

ایضاً

اک شان خدا ہی سید عالیجاہ	مالک قدم و حدوث کا شاہنشاہ
جس و لپہ کھلی حقیقت اوسکی محسن	بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً

سرسبز کن اے سید ابرار مرا	دہ رونق نخل گل بگلزار مرا
چون دانہ ہزار بار بسپر بزمین	گر چرخ بیفگند تو بردار مرا

ایضاً

یا رب بطفیل حسن آن شاہ زمن	سیگردان ہر زبان من سود من
گر بسوزی چو شمع رخسار بسوز	ور بشکنی چو زلف مشکین بشکن

ایضاً

عقدہ سے مشکل کے میرے مولا وا کر	ثابت قدم منزل استغنا کر
درماندہ ہون خستہ حال ہون بیکس ہون	سر پہ میرے ہاتھ رکھ مجھے برپا کر

ایضاً

زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم	جان چون گہر سخن بپایت ریزم
در صفحہ دیدہ و دلم اے محبوب	بنشین چون نام و چون نگین بخیزم

ایضاً

رنگین تری بزم اے شہ خوشخو ہے
باقی تو او داسی ہے عیان ہر سو ہے

تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سفسان
تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہے

تمام شد

قاعدہ سریان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد و نیز از ہر لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل و تغییر قاعدہ ایجاد بندہ محمد احسن عفی عنہ برادر خرد مصنف قصیدہ

اے خلوتیان پردہ راز
آئینہ وحدت وجودست
ہر قطرہ بساط بحر بردوش
تاج سر بندگی خدائی
خاصان خدا خدا نباشند
در گوش رسید بر دو ہوشم
پیش نظرت ظہور گیرد
اعدادش کن چہار چندان
بفزا و عمل بود از نیما
حاصل شود ت احد بلا شک

گوشے کہ صدا چہ پیدہ ہسانہ
رنگین چمن جہان و ما فیہ
ہر ذرہ بہار مہر در جوش
آسے ز دل حقیقت آگاہ
لیکن ز خدا جدا نباشند
پیدا شود از نوائے این نے
احمد ز احد احد ز احمد
یک کم کن و ضرب دہ بچارش
یعنے پس طرح ما بقی را
ذرہ بہر حصول احمد آنرا
بر فکر تو احسن آفرین باد
احسنت ہزار آفرین باد

اعراض و جواہر انچہ بود ست
رنگے بود از بہار تنزیہ
در عالم وحدت آشنائی
خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ
اینک سریانی از سر و شم
احمد مثل احد ز ہر شے
پس ہر لفظے کہ خواہی ایجان
کن طرح ہشت و بر شمارش
در سہ بزن و زیادہ کن یک
زن در احد و احد بیفزا

مثاله

احمد	عدده ۵۳	ضرب در ۴	حاصل ۲۱۲
بعد کمی یک باقی ۲۱۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۸۴۴	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	یک زیاده
حاصل ۱۳	که اعداد احد اند		

مثال ثانی

احد	عدده ۱۳	ضرب در ۴	حاصل ۵۲
بعد کمی یک باقی ۵۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۰۴	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۱۳	حاصل ۵۲	یک زیاده
حاصل ۵۳	که اعداد احمد هستند		

مثال ثالث

هادی	عدده ۲۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۷۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۳۱۶	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۱۳	حاصل ۵۲	بر زیادت یک
حاصل ۵۳	که اعداد احمد هستند		

برای استحصال احد

هادی	عدده ۲۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۷۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۳۱۶	تقسیم بر هشت
باقی ۴	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	بر زیادت یک
حاصل ۱۳	که اعداد احد اند	تمت	

رباعیات

معراج کو جسوقت چلے خیر بشر
آیا یہ پیام ذوالجلال اکبر
جلد آ اسے نور دیدۂ عالم قدس
اک چشم زدن مین تو ن پہونچے طی کر

ایضاً

لے حب نبی کی مرے سینے مین ہے
اونکا ہی خیال مرنے جینے مین ہے
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے
آہنگ حجاز ہو مدینے مین ہے

ایضاً

ایمان کا غروب ہونے پر ماہ آیا
تب دہر مین وہ شہ ذی جاہ آیا
جلدی ہوئی ایسی کچھ کہ اس عالم تک
سایہ بھی حضور کے ہمراہ آیا

ایضاً

رہجاوگے ہاتھ زندگی سے دہوکر
پچھتاؤگے اقربا ہمارے رو کر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑ و گھر بار
جنت کو چلے چلو مدینے ہو کر

ایضاً

جبکہ نکتہ نوازی کا تیرے دعویٰ ان لئے
بخشش کا سماں نظر آسان آئے
مدّاح ہے یارب محمد و احمد ہون
جب روز حساب وقت میزان آئے

لغز باسم احمد

آن چیست حسن معانی لفظے ست چون عکسش را گوید در گرکن ستایش حق لازم آید واگر گوئید
مکن پس وخواندن مناسب لغت صحیحہ نیست گو بعضے بعکس آن شعر عربی دانند و
در کلام عشیر اسم ست گو بنی فعلش خوانند چارمش را با سیوش نسبتی کہ اول با دوم

... [illegible] ... چهارم آن ... [illegible] ...

هشتم آن چنانچه سوم از عشرات چهارم و چهارم و پنجم آن اولش نصف و دوم شش دوم نصف و

سیومش ... چهارم ست و چهارم ... حساب عبارت بالا کند اول ... [illegible]

ظاهر شود و سیاهی که معاش ... باشد ثالث و رابعش همچنان بر ... [illegible]

گرد و اگر یکی از چهار حرفش انگشتی یک باشد و اگر دو انگشتی و و اگر سه انگشتی همچنان تا چهار ... [illegible]

و اگر چهار را انگشت ... چهار ساوی ماند کسی از اول مصحف گرفت چنانچه ... انسان از ... [illegible]

و آن ... در زمین جا داد و چنانچه اسم آن در آسمان احمدی ... هشت ... [illegible]

در ... کرد یکی ... صورتش ... از جا و آمد حکایت مختصر کنم آن سیف ... [illegible]

برای سفید ... ناخن ... کمال صورتش ... [illegible]

معما باسم محمد

الحمد وداع خویش خواندم	صبح آمد و شب تمام گردید

معما باسم نبی

فردا سمای عاشقان را دیدیم	دی کثرت یاران ترا ما دیدیم
از پشت ورق شمار سما دیدیم	کو سوی ورق نشد ز مردم خالی

[illegible]

مدیح خیر المرسلین

۱۲۹۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہے صبا گنگا جل

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل

خبر اڑتی ہوئی آئی ہے مہابن میں ابھی
کہ چلے آتے ہیں تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسوں نظر آتی ہیں گھٹائیں کالی
ہند کیا ساری خدائی میں بتوں کا ہے عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہیں پھر کعبے میں قبضہ نہ کریں لات و ہبل

تو ہمر کا ترسا بچہ ہے برق لیے جل میں آگ
ابر پوتی کا برہمن ہے لیے آگ میں جل

ابر پنجاب تلاطم میں ہے اعلیٰ ناظم
برق بنگالۂ ظلمت میں گورنر جنرل

نہ کھلا آٹھ پہر میں کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوئے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ میں دل گوپیوں کا ہے بیکل

رنگینیاں لیکے ساونونکی یہ ہمسن نکلیں — تار بارش کا لگے ٹوٹنے کوئی ساعت کوئی پل

ابکی سیلاب اٹھا ہے کہ نہ ٹوٹے کا کبھی گرداب بلا — نہ بچا کوئی محافظ نہ کوئی رتھ نہ بہل

ڈوبتے جاتے ہیں گنگا میں شناور سر والے — نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ ہے بڑھ منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں اک جھونکے — بیڑے سادھوؤنکے نکلتے ہیں بھرے گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی یہ نوکی کشتی — بحر اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل

اچھلیاں کرتی ہیں ڈوبی سے مزاج عالی — لاالہ باغ سے سندور فلک کھیم کسل

شب یہ بجوبا اندھیرے میں ہے بادل کے نہاں — لیلی محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

شاہد کفر ہے ملکھ ہیسے اوڑھائی گھونگھٹ — چشم کافر میں لگائی ہوئی کافر کاجل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائی ہے بھبوت — یا کہ بیراگی ہو پربت پہ بچھائے کمل

شب کو مہتاب نظر آئی نہ دنکو خورشید — ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیر زحل

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئی نہ شمع — گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھا ہو لیکر مشعل

نور کے پتلی ہوئے پردہ ظلمت میں نہاں — چشم خورشید جہاں بین میں ہیں آثار سبل

آتش گل کا دھواں بام فلک تک پہنچا — جھکیا منزل خورشید کی چھت میں کاجل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیر گھپ ہے — برق سے عید یہ کہتا ہے کہ لا نا مشعل

ہر طرف سے گری بجلی پھر ادھر اسکی — قلعہ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل

فیض تر یطب چولے نے یہ دکھائی تاثیر — زہر حل ہے اگر تو کھول ہے مشقل

آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے — کھینچے تصویر سے گر نا کہیں سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہی ستارہ چمکا
شاخ میں کلی ہنسانے کو نکل آئی کونپل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہی گلشن کی بہار
دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز
پھول سے کہتے ہیں پھلتا رہے گلزار امل

عطر افشاں ہی شبیہ گل نسرین و سمن
نخل وادی موسی سے ٹپکتا ہی عسل

لہرین لیتا ہی جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پر بادلا پھیلا ہی زمین پر مخمل

جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہی نظر
مصحف گل کے حواشی پہ طلائی جدول

ہمزبان صحف چمن میں ہی سب اہل چمن
طوطیکی ہی پڑھتے ہیں تو بلبل کی غزل

تخت طاؤسی گلشن پہ ہی سایہ کیے ابر
چتر کھولا ہے سر فرق شہ گل پہ سنبل

جس طرف دیکھیے بیلی کی کھلی ہیں کلیاں
اڑ کے آتے ہیں کہ کرتے ہیں تجلی کو اسل

آج ثمر میں مزہ اور مزے میں تاثیر
شہر میں دیکھیے پھول آنے لگے پھولیں پھل

شاخ پر پھول ہیں جنبش میں زمین پر سبزہ
سبزے کھاتے ہیں گلشن میں سوار اور پیدل

پھول ٹوٹے ہوئے پھرتی ہے روشوں پر نسیم
پاسنگ پر ہیں ٹہلتے ہوئے گلگون کوتل

شجر میں پیدا ہوکے نکل آئیں شاخیں
حرمت و عشرت میں نظر آتا ہی فضل

ساتھ آتے ہیں نالوں کو جگر کے ٹکڑے
شجر آہ رسا میں نکل آئی کونپل

سبزۂ خط سے ہوا ہو نہ نمکی سرخی لب
چمن حسن سے لال و گہر لیکے بدل

صاف آمادۂ پرواز ہی شیشیان کی طرح
پر لگائے ہوئے مژگان چشم ہی کاجل

قمریاں گل قالین سے ہوا شور و شور
کیا عجب ہی جو پریشان ہو خواب مخمل

واہ گردش میں گردوں کا عجب چکر میں ہے
سر پہ چھپٹا ہے مری دیدۂ بیدار کی جھڑی

شاخ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑے ملار
تو نہالانِ گلستان کو سنائے یہ غزل

غزل

سمت کاشی سے چلا جانبِ متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمت کاشی سے گیا جانبِ متھرا بادل
برج میں آج کرشن ہے کالا بادل

خوب چھایا ہے سر گوکل و متھرا بادل
رنگ میں آج کنھیا کے ہے ڈوبا بادل

شاہد گل کا ہے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے دو سہرا کے تجھے سہرا بادل

سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا بھی
روپ بجلی کا سنہرا ہے روپہلا بادل

خیمۂ بجلی کی چلک سے نظر آتا ہے
سبزہ پیکا سے ہلتا ہوا چھایا بادل

جب تلک بیچ میں جمنا ہے یہ کھلنے کا نہیں
ہر قسم کھائے اٹھائے جو گنگا بادل

بجلی دو چار قدم چلکے پلٹ جاتی ہے دن
وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

چشم مہر ہے عکس زر گل سے دریا
پر تو برق سے ہے سونے کا بچھا بادل

میری آنکھوں میں سماتا نہیں یہ جوش خروش
کسی بے درد کو دکھلائے کرشمہ بادل

دلِ بیتاب کی دنیا سی چمک ہے بجلی
چشم تر آپ کا ہے ایک کرشمہ بادل

نہیں دل کا اڑایا ہوا نقشہ بجلی
چشم تر آپ کا دھویا ہوا خاکا بادل

اپنی کم ظرفی سے لاکھ فلک پر چڑھ جا
میری آنکھوں کا ہے اوترا ہوا صدقہ بادل

کچھ ہنسی کھیل نہیں جوشش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہے جنازہ وہ کیسے کاندھا بادل

راجہ اندر ہے پرستانہ مے کا پانی
نغمہ مے کا سمہ کیشن کنہیا بادل

جوش پر رحمت باری ہے چڑھاؤ جھم کر
چشمک برق سے کرتا ہے اشارا بادل

دیکھتا گر کہیں محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر چلا خامہ قصیدہ کی طرف بعد غزل
کہ ہے چکر میں سخنگو کا دماغ مختل

باغ میں ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مع میکدہ برج حمل

چشم میکش میں گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب
پھول کیوڑے کا کھلا ہے کہ کھلی ہے بوتل

جام پر بادہ سے کہتے ہیں کہ رندونکو چھٹے
دست مے جام سے کہتے ہیں کلیجونکو مل

کوہ ہر دل کو بڑی سنگدلی سے پیسا
کشتی مے کو بنایا ہے ساقی نے کھرل

کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھا گئی
غنچہ کہتا ہے بچالو مجھے گلشن سے نکل

سیر میں تیغ شہ کے مصروف ہے جو پاؤں ہے لنگ
شفق میں چاک گریبان کو ہے جو ہاتھ ہے شل

مصر والونکو یہ ڈر ہے کہ زلیخا کے لیے
بازار نہ بکنے لگے سودے کا خلل

مے گلرنگ کے کیا شمع شب فکر کا پھل
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

کیا مضمون خیز ہے لکھنے میں صریر کلک
کیسا ہی سے ہے ہر حرف کو سودے کا خلل

ہے سخنگو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہوگئی نظم کی انشا رو خبر سب مہمل

لمبی سمجھا ہے جو منہ سے نکلتا ہے کہ کہہ کر
لفظ ہیں معنی ہیں اور معنی ہیں سب ہی اٹکل

کتنا بے قید ہوا کس قدر آوارہ پھرا
کوئی مندر نہ بچا اوس سے نہ کوئی استھل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پہ
گھاگھرا پر کبھی گذرا کبھی سوسے چمبل

چھینٹے وغیرہ سے نہ محفوظ رہے قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

ہاں یہ سچ ہے کہ طبیعت نے اوڑایا جو غبار
ہو گئی آئینۂ رفعت پن کی وہ بپنداں صیقل

روئے ہستی ہے سیکنے میں بھی اعلیٰ کی طرف
تا کتا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
ہاتھ میں جام زحل شیشۂ مہر بغل

گرتے پڑتے ہوئے مستانہ کہاں کہا پاؤں
کہ تصور بھی وہاں جانے سے سر کے بل

یعنی اوس نور کے میدان میں پہونچا کہ جہاں
خرمن برق تجلی کا لقب ہے بادل

تار باران مسلسل ہے ملائک کا ورود
جپے تسبیح خدا اور بہ زبان نعرہ و غل

کہیں طوبیٰ کہیں کوثر کہیں فردوس بریں
کہیں جوتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کہیں جبریل حکومت پہ کہیں اسرافیل
کہیں رضوان کا کہیں ساقیٔ کوثر کا محل

کنز مخفی کے کسی سمت نہاں تہ خانے
اک طرف مظہر قدرت کے عیاں شیش محل

عاشق جلوہ طلبگار کہیں چشم قبول
ناز معشوق کے پردے میں کہیں حسن عمل

گل نیرنگی مطلق سے مہکتے گلزار
بے نیازی کے بیابان سے مہکتے جنگل

باغ تنزیہ میں سرسبز نہال تشبیہ
انبیا جسکی ہیں شاخیں عرفا ہیں کونپل

گل خوشرنگ رسول مدنی عربی
زیب داماں ابد طرۂ دستار ازل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوج رفعت کا قمر نخل دو عالم کا ثمر
بحر وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہر توحید کی ضو اوج شرف کا مہ نو
شمع ایجاد کی لو بزم رسالت کا کنول

مرجع روح امین زیب دہ عرش برین
حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

ہفت اقلیم ولایت مین شہ عالیجاہ
چار اطراف ہدایت مین نبی مرسل

جی مین آتا ہی لکھون مطلع برجستہ اگر
وجد مین آکے قلم ہاتھ سے جائے نہ اچھل

مطلع

مذہب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روز ازل
کہ نہ احمد کا ہو ثانی نہ احد کا اول

دور خورشید کی بھی حشر مین ہو جائیگی صبح
تا ابد دور محمد کا ہے روز اول

شب اسری مین تجلی سے رخ انور کے
پڑ گئی گردن رفرف مین سنہری ہیکل

سجدۂ شکر مین ہو ناصیۂ عرش برین
خاک سر پائے مقدس سے لگا کر صندل

افضلیت پہ ترے مشتمل آثار و کتب
اولویت پہ تری مشتمل ادیان و ملل

رونق سے تیرے ہوئی شوکت ایمان محکم
تجھ سے سلطنت کفر ہوئی مستاصل

بعثت جاہ مین اعلی اسکے ہین معنی ادنی
معرفت جو مین اکثر کا مرادف ہے اقل

ثنا حضرت کا ہے تشدید و ولا مثل اللیل
صاد ما زاغ بصر سرمۂ چشم اکحل

جس طرف ہاتھ بڑھین کفر کے ہٹ جائین قدم
جھک کے پاؤن کو سجدہ کرین لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہو آئینہ خانہ تنزیہ
شان یکتائی مطلق ہو ترے رنگ سے حل

حقیقت کو مجاز اسکا حرمت کا مقام
بے نیازی کو نیاز اپکا نازش کا محل

ہو سکا ہو کہیں محبوب خدا غیر خدا
اک فرا دیکھ سمجھ کر مری چشم احول

شیخ و چیز کا تھا وحدت و کثرت کا خلاف
میم احمد نے کیا آکے یہ قصہ فیصل

نظر آئے مجھے احمد میں اگر وال دوئی
روز محشر ہون الٰہی مری آنکھیں احول

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہوئی ہے طبع
کہہ اس بحر میں اک قافیہ اچھا بادل

غزل

کیا تجلا کعبے کی جانب کو ہے قبلا بادل
سجدہ کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل

چھوڑ کر میکدہ ہند و صنم خانہ ہیچ
آج کعبے میں بچھائے ہے مصلّا بادل

سبزہ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
شہسوار عربی کے لیے کالا بادل

میرے ایمان میں رسول عربی دُرّ یتیم
رحمت خاص خداوند تعالی بادل

قبلۂ ابرو منظر گنبد ابرو سے جھکو
سو کر سر قبلے کو گھیرے ہوئے کالا بادل

رشک سے شق ہوا آئینہ اسکے رخ پہ ہی برق
پرتو چہرہ سے ہو کے ہوئے پیلا بادل

دو ہو چکا اب جانبخش نبی کی شہرت
سن کے سکتے میں ہے کیا حضرت عیسیٰ بادل

چشم انصاف سے دیکھ آپکے دندان شریف
دیکھتا ہو ترا گرچہ یگانا بادل

تھا بندھا تار فرشتوں کا در اقدس پہ
شب معراج میں تھا عرش معلی بادل

آمد و رفت میں تھا ہمقدم برق براق
مرغزار چمن عالم بالا بادل

ہفت اقلیم میں اس دین کا بجایا ڈنکا
تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل

دین اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا اوٹھا قبلے سے دیتا ہوا کاندھا بادل

آستانوں کا تجھے دہر میں وہ رتبہ ہے
کہ جو نکلا تو جھکا کر ہی کاندھا بادل

تو وہ فیاض ہے در پہ ترے سائل کی طرح
فلک پیر کو لایا دیے کاندھا بادل

تیغ میدان شجاعت میں چمکتی بجلی
ہاتھ گلزار سخاوت میں برستا بادل

محسن اب کیجیے گلزار مناجات کی سیر
کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل
میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل

ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیرے خالی
نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل

دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے
صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل

ہو مرا ریشۂ امید وہ نخلِ سرسبز
جسکی ہر شاخ میں ہوں پھول ہر اک پھول میں پھل

آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ
شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل

نام احمد ہو زبان پر بلا میم بصدر
لب پہ ہو صلِّ علیٰ دل میں ہو عزّ و جل

روح ہو میری کہیں پاس ہو یوں عزرائیل
کہ مری جان مدینے کو جو چلتی ہے تو چل

دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکر فردا کی نکر دیکھ لیا جائیگا کل

یاد آئینہ رخسار سے حیرت ہو مجھے
گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل

میزبان بنکے نکیرین کہیں گھر ہے ترا
نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل

رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا
میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں مشعل

حذف ہوں میرے گناہان ثقیل و خفیف
آئیں میزان میں جب افعال صحیح و معتل

میری شامت سے ہو آراستہ گیسوئے سیاہ
عارضِ شاہدِ محشر ہو اگر حسنِ عمل

صفِ محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح
ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ
سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص بہ امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا
جسکا ہر شعر ہے گلزار جنان کا اک گل

ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر
مدح محبوب ہے مثل شمع سنبل ناصر گل
۱۲۹۳ھ

تمت

تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بےمثل و بے نظیر باب مدینۃ العلم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم مادام الازمنۃ والدہور

مرے محسن نے کیسے کیسے مضمون نعت میں لکھے
کہ ہر مصرع سے جلوہ ہے عیاں حسن طبیعت کا

عجب کیا ہے جو آب و تاب اشعار میں لوگ کہتے ہیں
عروس فکر کے سر سے بندھا سہرا فصاحت کا

عرق ریزی ہے طبع پاک کی یا دُر فشانی ہے
بھرا ہے گوہر شہوار سے دامن بلاغت کا

ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن
سراپا ڈھل گیا ہے نور کے سانچے میں حضرت کا

چراغ کعبہ کو قندیل کہیے عرش اعظم کی
کہ روشن آسمیں ہے مضمون معراج رسالت کا

تعلی کہ یہی ہے یہ مضامین کے قصیدہ مین
کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا

خبر لی اونچے اونچے شاعرونکی طبع عالی نے
مٹایا رنگ بیدل کی طرح سے نام شوکت کا

ہر اک مضمون یہ کہتا ہے مشام حور جنت سے
نہیں ہون پھول مین ہون عطر گلہاے برکت کا

جہانسے دیکھیے اشعار کو معلوم ہوتا ہے
کہ موجین مارتا ہے سامنے دریا سلاست کا

اثر یہ نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہے
برستا ہے ہر اک صفحے پہ گویا ابر رحمت کا

نظر آتا ہے یان تشبیہ مین تنزیہ کا عالم
تعالی اللہ کثرت مین ہے پیدا رنگ وحدت کا

جو ہو فردوس کا مشتاق کہہ دو وہ یہان آئے
کہ جو قطعہ ہے اسمین قطعہ ہے گلزار جنت کا

لکھا جو شعر ہاتھ آیا صلے مین روضہ رضوان
تنکا فی خامہ سید بہار آستہ ہے باغ جنت کا

مہکتا ہے سخن مین پھول جائے کیون نہ پھولو کی
کہ ہے عطر بلاغت سے بھرا اکثر فصاحت کا

چٹک کر فکر کی شاخونسے جو مضمون آتا ہے
وہ پھل ہے نخل محبوب الٰہی کی محبت کا

لکھی تاریخ امیر اس نعت کے مجموعے کی میں نے
جو صفحہ ہے وہ اک سچا وسیلہ ہے شفاعت کا
۱۳۰۱ھ

تمت

احمد را ثنائش و احمد را ستائش کہ کتاب برکت انتساب مقبول آشفتہ دلان گیسوے محمدی و مطبوع شیفتہ طبعان روے احمدی باعث سرور راحت افزاے سنبلستان رحمت در مطبع نامی واقع لکھنؤ بماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ھ باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد طبع گردیدہ و الوف صلوٰۃ علے گردید

اشتہارات

آفتاب نجوم

م نجوم و رمل و جفر تیرہ سو برس سے بالکل بیکار
غیر مذاہب اسکے معتقد ہین اونکے واسطے یہ
فید ہے قیمت فی جلد ۸/ محصولڈاک ۲/

(ت) وارستہ (معروف بہ) مصطلحات الشعرا

ب کا نام تو ہر علم دوست نے ضرور ہی سنا ہوگا
ہے کہ جسقدر لغت کی کتابین ہین اونکے مولفون
م ہونگے جو سند مین مصطلحات کو نہ لائے ہونگے مگر مثل عنقا
م ہی مصطلحات کا سننے تھے اور بسبب عدم دستیابی
ے دیدار سے محروم رہجاتے تھے اب فضل خدا سے یہ کتاب
جہ طبع ہوگئی قیمت فی جلد ۴/ محصولڈاک ۲٫/

تالیف سلیمانی

تا و تعویذات و نسخہائے مجربہ مین شائقین کے
الق قدر ہے اس مجموعہ مین پانچ رسالے ہین
۱٫/ قیمت مجموعہ ۱۱/ محصولڈاک ۲/

سپہ سالار مسعود غازی

ی سے شاید کوئی ایسا شخص ہو جو
مختصر تاریخ حضور کی غزوات کی ہے
جلد ۲٫/ محصولڈاک ۱/

تریاق اکبر

اہر ہے کہ یہ کتاب طب کی ہے مگر اس کے
نے بڑی خوبی سے اول آداب مباشرت
ن معاشرت بتائے ہین اور جسقدر امراض
ن اور عورتون کو بسبب ناواقفی کے شل سوزاک
شک وغیرہ پیدا ہو جاتے ہین یا جو کچھ اسکے متعلق
م ہوا اوسکو بڑی شرح و بسط سے مع علاج

لکھدیا ہے قیمت فی جلد ۲٫/ محصولڈاک ۱/

عطر بہار

یہ کتاب بہار دانش کا خلاصہ ہے - ایسی خوبصورتی
سے خلاصہ کیا ہے کہ دیکھنے کے تعلق ہے تعریف کی
گنجائش نہین قیمت فی جلد ۲٫/ محصولڈاک ۱/

مصطلحات اردو

کہان ہین اردو زبان کے شیدا کدہر ہین اردو
محاورات کے فریفتہ یہ کتاب خاص لکھنو اور دہلی کے
محاورات مین ایسی تالیف ہوئی ہے کہ کچھ شعرا ہی کے
واسطے ایسی کتاب کی ضرورت نہ تھی بلکہ نثار کے
واسطے بھی یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے - مولف
دام فیوضہ نے زائد کمال یہ کیا ہے کہ جو محاورہ لکھا ہے
اوسپر شعرا کے اشعار بھی سند کیواسطے لکھدیے ہین
قیمت فی جلد عہ/ محصولڈاک ۳/

مجمع الحسنات (فی ذکر) اشرف الکائنات

یہ مجموعہ زبان اردو مین سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی عمدہ تاریخ ہے قیمت ۸/ محصولڈاک ۴٫/

التماس

یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے پر یا بذریعہ
ویلو پے ایبل ارسال ہو سکتی ہین فہرست کلان
کتب وغیرہ کی بھی مع تشریح قیمت موجود ہے
شائقین کو عند الطلب بلا قیمت ۱/ کا ٹکٹ
بھیجنے سے پیڑ و الا بیرنگ ارسال ہوتی ہے -

الملتمس

ولی اللہ منیجر مطبع ہاشمی لکھنو